Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

3 محرم 1435 ہجری قمری 3 نبوت 1392 ہش ۔ 7 نومبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

حسنِ ظن ایک حسین عبادت ہے۔ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ○ (الحجرات:۱۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو، اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
’’کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے کیونکہ اگر وہ شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر یا فاسق نہیں تو کہنے والے پر یہ کلمہ لوٹے گا یعنی کہنے والا خدا کی نظر میں کافر اور فاسق ہوگا۔‘‘
(بخاری کتاب الادب ینھی من السباب واللحن حدیث ۹۸۱ صفحہ ۳۸۷)

۲۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
’’حسنِ ظن ایک حسین عبادت ہے۔‘‘
(مسند احمد وابوداؤد کتاب الادب باب حسن الظن)

۳۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔
’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم چوری کرتے ہو؟ تو وہ شخص خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے چوری نہیں کی۔اس پر حضرت عیسیٰؑ کہنے لگے میں تمہاری قسم پر اعتبار کرتا ہوں اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔‘‘
(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام)

۴۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:
’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے سے اُس کے اس حسنِ ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اُونٹنی مل جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔‘‘ (بخاری کتاب الدعوات باب التوبہ،مسلم)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔بدظنی بہت بُری چیز ہے۔انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔‘‘

بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت بڑا قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ (الحجرات:۱۳)

خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔یہ سب بُرے کام ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۵۳۔۶۵۴)

’’بہتیری بدظنیاں جھوٹیاں ہیں اور بہتیری لعنتیں اپنے پر ہی پڑتی ہیں سنبھل کر قدم رکھو۔‘‘
(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۳۱)

’’دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۸ ص ۵۶۶)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

تشویش ناک صورت حال اور اُس کا حل

وطن عزیز ہندوستان دنیا میں چین کے بعد سب سے زیادہ آبادی والا ملک تسلیم کیا جاتا ہے۔ سائنس ٹیکنالوجی کے نئے نئے میدان میں ہندوستان نئے سے نئے کامیاب تجربات کر رہا ہے اور ساری دنیا میں اپنی قابلیت اور ہنر کا لوہا منوا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی عوام کو اس بات پر بھی فخر ہے کہ ہندوستان دنیا کی دوسری بڑی جمہوریت ہے، مگر ان خصوصیات کے ہوتے ہوئے کچھ ایسی خامیاں اور کمزوریاں بھی ہیں جو باعث فکر و اصلاح ہیں۔

گزشتہ دنوں اخبارات میں کچھ ایسی خبریں شائع ہوئیں جنہوں نے وطن عزیز میں پائی جانے والی چند خامیوں کی نشاندہی کی۔ یہ خامیاں ہر محب وطن اور حساس شہری کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔

اخبار دینک سویرا جالندھر ۱۸/ اکتوبر ۲۰۱۳ کے مطابق دنیا بھر میں ابھی بھی تقریباً کئی کروڑ لوگ غلامی کی زندگی جینے کیلئے مجبور ہیں اور ان میں سے تقریباً آدھے ہندوستانی ہیں۔ عالمی غلامی اطلاعی دفتر کے مطابق سن ۲۰۱۳ء کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کے جن ۱۶۲ ممالک میں جائزہ لیا گیا وہاں تقریباً دو کروڑ ۹۸ لاکھ لوگ غلامی کی زندگی جینے پر مجبور ہیں۔ ان میں سے ایک کروڑ ۳۹ لاکھ لوگ بھارت میں ہیں۔

اخبار کے مطابق ایک طرف جہاں مغربی افریقہ اور جنوبی ایشیاء میں آج بھی کچھ لوگ پیدا ہوتے ہی غلام بن جاتے ہیں وہیں بھارت اور دوسرے غریب دیشوں میں بندھوا مزدور، جسم فروشی، بال مزدوری اور زبردستی شادی کے ذریعہ غلامی کروائی جاتی ہے۔''

دوسری خبر کا تعلق صحت سے ہے۔ صحت کے عالمی ادارے ڈبلیو۔ ایچ۔ او نے اپنی ایک تازہ رپورٹ جاری کی ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان تمباکو کا استعمال کرنے والا دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہندوستان کا یہ مقام تمباکو پر پابندی عائد کرنے کے بعد بھی برقرار ہے جبکہ ہمارے بیشتر صوبہ جات کاغذ پر تمباکو کی خرید و فروخت اور پیداوار پر مکمل طور پر پابندی عائد کر چکے ہیں۔ جن میں دہلی، مہاراشٹر، راجستھان، آندھرا پردیش، اتر پردیش اور مدھیہ پردیش سمیت دیگر صوبے تمباکو پر پابندی عائد کرنے والے صوبوں کے کلب کا حصہ ہیں۔

جائزے میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان میں ہر سال تقریباً ۹ لاکھ افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تازہ اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ فی الوقت ملک میں ۲۷۴ عشاریہ ۹ ملین افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں جن میں غالباً اکثریت ۲۰ برس سے کم عمر والوں کی ہے۔

تیسری خبر جو ہمیں تشویش میں ڈالتی ہے وہ یہ کہ قحط سالی اور کم خوراکی کی حالت پر نگاہ رکھنے والی ''گلوبل ہنگر انڈکس G.H.I کی رپورٹ ۲۰۱۳ء کے مطابق بھارت دنیا میں ۶۳ ویں نمبر پر ہے۔ بیشک ملک میں بھوکے رہنے والوں کی تعداد میں کمی آئی ہے لیکن یہ حالت اب بھی قابل فکر ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق بھارت کے قریبی ملک بنگلہ دیش، پاکستان شری لنکا بھی اس سے آگے ہیں۔ ۲۰۱۳ء میں تقریباً ۲۰ کروڑ ہندوستانی بھوکے سوئیں گے۔ ایک زمانہ تھا جب کہ غریب آدمی پیاز اور نمک کے ساتھ سوکھی روٹی کھا لیتا تھا لیکن آج پیاز کی آسمان چھوتی قیمتیں اسے غریبوں کی استطاعت سے دور کر رہی ہیں۔ ہر آدمی بڑھ رہی مہنگائی سے پریشان ہے لیکن جیسا کہ ایک طرف قحط سالی اور کم خوراکی کا یہ عالم ہے وہاں دوسری طرف بھیانک سچائی یہ بھی ہے کہ ہندوستان کے ہی شہری ہر سال -/58000 کروڑ کا کھانا ضائع کرتے ہیں۔ اس میں سرکار اور عام آدمی دونوں برابر کے ذمہ دار ہیں۔ سرکاری گوداموں کی کمی گندم، چاول، دال، سبزیاں وغیرہ کو برباد کرتی ہے۔ اس طرح ہر سال تقریباً 13300 کروڑ کا نقصان ہوتا ہے۔ باقی کھانے کی بربادی کی وجہ ہے عام آدمی ذرا اپنے آس پاس نظر دوڑائے۔ شادیوں، ولیموں اور دیگر خوشی کی تقریبوں میں بے تحاشہ کھانے کی بربادی آپ کو نظر آئے گی۔ ہوٹلوں میں ہزاروں غریبوں کا کھانا روز برباد ہوتا ہے۔ اس کا حل سرکاری سکیمیں بنانے سے ممکن نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم خود نہیں بدلیں گے تب تک یہ تشویشناک صورت حال تبدیل ہونا ممکن نہیں۔ سرکار کی طرف سے غلامی، بندھوا مزدوری اور بال مزدوری نیز تمباکو پر پابندی کے متعلق کئی فیصلہ جات اور سکیمیں موجود ہیں لیکن جب تک ہم خود اپنے اندر مصمم ارادہ نہیں لائیں گے تب تک ملک میں تبدیلی لانا ممکن نہیں ہے۔ ملک کے چالیس فیصد بچے کم خوراکی کا شکار ہیں۔ ہم تمام بچوں کی بھوک یا کم خوراکی کا ذمہ تو نہیں لے سکتے لیکن تھوڑی سی کوشش تھوڑا سا دل کھولنے، تھوڑا سا غرباء کیلئے اپنے مال سے حصہ نکالنے سے اگر کسی کو پیٹ بھر کر سونے لائق بنا سکیں تو اس میں غلط کیا ہے؟

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (اُم متین، چھوٹی آپا) کی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب صدر نور فاؤنڈیشن، انچارج ریسرچ سیل و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ ۱۵/ اکتوبر ۲۰۱۳ء ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۱۲ بجکر ۲۸ منٹ پر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر تقریباً ۷۷ سال وفات پا گئیں۔ آپ کو دو مرتبہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں Pulmonary Embolism ہوا جس کی وجہ سے پھیپھڑے اور دل کی دائیں طرف متاثر ہوئی پھر ۱۴/ اکتوبر کو دل کا حملہ ہوا اور آپ جانبر نہ ہو سکیں۔

آپ حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب کی نواسی، حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی بہو اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خالہ محترمہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ ۱۶/ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں آپ کی تدفین ہوئی، قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مورخہ ۱۶/ اکتوبر کی صبح سے لیکر تقریباً ایک بجے دوپہر تک خواتین نے آپ کا آخری دیدار کیا۔ آپ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں اور انٹرمیڈیٹ کا امتحان ربوہ سے پاس کیا۔ آپ اپنی والدہ حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ لجنہ کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے خدمات سلسلہ بجا لاتی رہیں۔ ۱۹۶۵ء میں آپ سیکرٹری ضیافت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رہیں اور لجنہ کی تربیتی کلاس میں بھی خدمات بجا لایا کرتی تھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی آخری بیماری میں آپ کو بھی اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حضور کی خدمت کا موقع ملا۔ حضرت چھوٹی آپا کی خدمت کا بھی آپ کو خوب موقع ملا، ان کی اور اپنی سندھ کی زمینوں کو سنبھالنے کا کام بھی آپ کے ذمہ تھا جسے بہت کامیابی سے سرانجام دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ اپنے دیگر بچوں کے ساتھ آپ سے بھی خوب پیار فرماتے تھے، آپ کی بچپن کی بعض یادوں کے حوالے سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اپنے ایک مضمون میں فرماتی ہیں۔

''عزیزہ امۃ المتین چھوٹی سی تھی۔ میں نے (حضرت مصلح موعودؓ سے) کہا آپ کیلئے کوئی بچوں والی نظم کہہ دیں تو میں اسے یاد کروا دوں۔ آپ نے بالکل ہی بچوں کی نظم کہہ دی (عزیزہ کی عمر غالباً چار سال تھی) وہ نظم یہ تھی۔

چوں چوں کرتی چڑیا آئی ۔۔۔ چونچ میں اپنی تنکا لائی

کہنے کو تو یہ بچوں کے اشعار ہیں اور ایک مصروف آدمی کے پاس اتنا وقت کہاں ہوتا ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑے مگر یہ بالکل ہی بچگانہ نظم اس امر پر روشنی ڈالتی ہے کہ آپ کو بچوں کی خواہشات پورا کرنے کی طرف کتنی توجہ تھی۔

چڑیا والی نظم تو کھڑے کھڑے شاید پانچ منٹ میں آپ نے کہی تھی اور متین کو یاد کروا کے سنی بھی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن آئے تو ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے طوطے پر ایک نظم لکھی ہوئی تھی، کہنے لگے لو میں تمہارے لئے لکھ کر لایا ہوں یاد کر لو۔ متین کو طوطے پالنے کا بچپن میں بہت شوق تھا۔

عزیزہ متین جب پانچ سال کی تھی تو میں نے کہا اسے کوئی دینی نظم لکھ کر دیں اس پر آپ نے وہ نظم لکھی جو کلام محمود میں اطفال الاحمدیہ کے ترانہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ متین کو بنا کر دی تھی اور میں نے اس کو یاد کروائی تھی۔ اس نظم کا پہلا شعر ہے:

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے ۔۔۔ کہ اس عالم کون کا اِک خدا ہے

شروع میں چھ سات شعر کہہ کر دیئے تھے کہ اس کو یاد کروا دو اور پھر کچھ زائد کہہ کر اخبار میں شائع کروا دی۔

(سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ ۳۹۶)

حضرت اماں جانؓ آپ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ آپ کا ان سے بہت لگاؤ تھا اور خاص تعلق تھا۔ ان کے زیر سایہ بچپن اور جوانی اور تربیت کے مراحل طے کئے۔ حضرت اماں جان آپ کی صحت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ایسی اشیاء کھانے کو دیتیں جو آپ کی صحت کیلئے فائدہ مند ہوں۔ بچپن کے مختلف مواقع پر باتوں باتوں میں مسائل کے حل اور ایسے امور سمجھاتیں جو عملی زندگی میں کارآمد ثابت ہونے تھے۔ حضرت اماں جان کے آپ کے ساتھ بے مثال تعلق کے حوالے سے محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ نے ایک تفصیلی مضمون تحریر فرمایا جو سیرت حضرت اماں جان از لجنہ اماء اللہ لاہور صفحہ ۲۳۷ پر شامل اشاعت ہے۔ اس اہم مضمون میں حضرت اماں جان کی آپ سے محبت اور خاص تعلق پر روشنی پڑتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کے ساتھ آپ کا نکاح مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو فرمایا۔ خطبہ نکاح میں حضور نے فرمایا۔

''یہ نکاح جو امۃ المتین کا سید محمود احمد صاحب سے قرار پایا ہے چونکہ سید محمود احمد صاحب انگلینڈ میں ہیں اور

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

یہاں آنے والے کو اُس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش کی ہے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ صرف اور صرف ربّانی باتوں کا سننا اپنا مقصد رکھیں۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیشِ نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے، نمازوں کی پابندی، سیکیورٹی، صفائی اور انتظامیہ سے تعاون وغیرہ امور سے متعلق تاکیدی نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 اگست 2013ء بمطابق 30 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ (آلٹن) برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 20 ستمبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے مہمان نوازی کے حوالے سے ایک میزبان کی ذمہ داریوں کے بارے میں کچھ کہا تھا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی ایک جوش اور جذبے سے خدمت کریں۔ آج مختصراً مَیں مہمانوں کو، شاملینِ جلسہ کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں تاکہ جلسے کے ماحول کے تقدس کا اُنہیں بھی خیال رہے۔ اُنہیں بھی پتہ ہو کہ یہاں شامل ہو کر اُن کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور اسی طرح انتظامیہ سے تعاون کی طرف بھی اُن کی توجہ رہے۔ دو ذمہ داریاں ہیں۔ ایک یہ کہ جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اُس کو پورا کرنا۔ روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو بہتر کرنا۔ دوسرے جو انتظامیہ ہے اُس سے تعاون کرنا۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں، ہمیں ہمیشہ اس بات کا خیال رہنا چاہئے کہ ہم نے صرف اپنے حقوق لینے کی ہی خواہش نہیں رکھنی بلکہ دوسرے کے حقوق بھی دینے ہیں اور اپنے ذمّہ جو فرائض ہیں اُنہیں بھی ادا کرنا ہے۔ اور مہمانوں کی جو ذمہ داریاں ہیں اُنہیں بھی ادا کرنا ہے۔

سب سے بڑی ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے جو اس بات پر کرنی ہے کہ اُس نے ہمارے لئے، جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے، اس جگہ اور ان حالات میں جہاں عام حالات میں کوئی سہولت بھی نہیں ہوتی سہولت مہیا فرمائی، اس کا انتظام فرمایا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد اُن تمام کارکنان کے شکر گزار ہوں اور اُن کے لئے دعائیں کریں جو دن رات کام کر کے آپ کو سہولت مہیا کرنے کے لئے محنت کرتے رہے اور اپنی اَنتھک محنت اور کوشش سے آپ لوگوں کے لئے آرام پہنچانے کے یہاں سامان کئے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے کارکنان کو کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ اور اس کی بہت ہدایت فرمائی اور اسے بڑی نیکی قرار دیا ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء حدیث نمبر 6690)

پس یہ ہدایت ہر احمدی کے لئے ہے۔ ہر آنے والے مہمان اور جلسے میں شامل ہونے والے کا بھی فرض ہے کہ وہ اس بات کو اپنے پلّے باندھے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ اگر کارکنوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو صَرفِ نظر سے کام لیں اور عارضی انتظام کی مجبوری کو سمجھیں۔ ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کا یہاں آنا نیکیوں کے حصول کے لئے ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اسی طرح آپس میں مہمان جو ہیں، جو یہاں آنے والے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کا احترام کریں۔ بعض دفعہ ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں کہ آپس کی رنجشیں، جو پرانی رنجشیں ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے کو یہاں آمنے سامنے دیکھ کر بھڑک جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی پیدا ہوتے ہیں جو ایک احمدی ماحول میں نہیں ہونے چاہئیں کہ جلسوں پہ آپس میں دو گروہوں کی، دو لوگوں کی تُوتکار بھی ہو جاتی ہے، بعض دفعہ ہاتھا پائی ہو جاتی ہے، تو ایسے لوگوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ ایسے ماحول میں آ کر پھر ایسی حرکتیں کریں۔ ایسے لوگ اس پاکیزہ ماحول کو گندہ کرنے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس بہتر ہے کہ ایسے لوگ جن کے دل ایک دوسرے کے لئے کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوئے ہیں جلسے پر نہ آئیں اور جو آئے ہوئے ہیں ان میں سے کسی کے دل میں اگر ایسی رنجش ہے تو آج یہ عہد کرے کہ اس کو دُور کر دے گا۔ اس ماحول میں جو نیکیاں پھیلانے کا ماحول ہے، جو اپنی حالتوں کو بدلنے کا ماحول ہے، اس میں اگر اپنے دلوں کو بغض اور کینوں سے بھر کر رکھنا ہے تو یہاں آنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یہاں آنے کا مقصد تو نیکیاں کرنا ہے۔ یہاں آنے والے کو اُس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش کی ہے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ صرف اور صرف ربّانی باتوں کا سننا اپنا مقصد رکھیں۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیشِ نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی توجہ دلا دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے‘‘ یعنی یہ جلسے کی کارروائی ’’پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدمِ توجہ بہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اُس کو نہیں سنتے اُن کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اُسے توجہ اور بڑی غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اُسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 104۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جلسے پر آنے والوں کو صرف اس طرف متوجہ رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسے کے جو مقاصد ہیں اُن کو حاصل کرنا ہے۔ جلسے کی کارروائی کو غور سے سننا ہے۔ اپنی ذاتیات سے بالاتر ہو کر رہنا ہے اور اپنے ایمانوں کی ترقی کے لئے جلسے کے پروگرام سننے ہیں۔ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے دلوں کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں تنزل اور گراوٹ اور کمزوریاں اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ جہاں دینی مجلسیں لگتی ہیں وہاں جاتے تو ہیں مگر اخلاص لے کر نہیں جاتے، یعنی نہ تقریریں کرنے والوں میں اخلاص ہے، نہ سننے والوں میں۔ لیکن ہمارے جلسے ان باتوں سے پاک ہیں اور ہونے چاہئیں۔ ماشاء اللہ مقررین بڑے اخلاص سے تیاری کر کے آتے ہیں۔ بڑی اچھی تقریریں ہوتی ہیں اور سننے والوں کی اکثریت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص سے پُر ہے اور جلسے کی برکات کے حصول کے لئے آتی ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف اکٹھے ہونا اور باتیں کرنا اور مجلسیں لگانا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا حصہ ہے جس میں کمی ہے تو انہیں اس طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ ہمارا یہ ماحول سو فیصد خالصۃً لِلّٰہ آنے والوں کا ماحول بن جائے۔

پھر جلسے کی کارروائی کے دوران ایک بات ضمناً مَیں یہ بھی کہہ دوں کہ بعض لوگوں کو تقریروں کے دوران نعرے لگانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ تقریروں کو غور سے سنیں۔ بعض تقریریں ایسی سنجیدہ ہوتی ہیں، ایسا مضمون ہوتا ہے کہ اُس میں اُس وقت نعرے کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کہیں دلی جوش سے کوئی نعرہ نکل رہا ہو۔ لیکن یہاں بعض ایسے بھی لوگ ہیں جو ہر وقت، ہر بات پر جوش میں آنے والے ہیں اور نعرے لگا دیتے ہیں۔ اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔

مہمان یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ تمام کارکنان، یہ تمام خدمت کرنے والے خوشی سے اپنے کاموں کا حرج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے آئے ہیں اس لئے ان سے ہر

موقع پر بھرپور تعاون کریں۔ خاص طور پر سیکیورٹی چیکنگ کے وقت اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بار بار کی چیکنگ اور وقت زیادہ لگنے سے آپ کو تکلیف بھی ہو لیکن یہ انتظام بھی آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے برداشت کریں اور کارکنوں سے بھرپور تعاون کریں۔ سکیننگ وغیرہ پر بھی بعض دفعہ وقت لگ جاتا ہے اُس پر بھی برداشت سے اپنا سامان چیک کروانا ہے یا اپنے آپ کو چیک کروانا ہے تو کروائیں۔ اسی طرح ٹریفک کا انتظام ہے۔ اس میں ہر سال گو بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے اور مجھے امید ہے اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتری آئی ہوگی لیکن پھر بھی کمیاں رہ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ آنے والوں کو اپنی پارکنگ کا، یا پارکنگ پاس کا صحیح پتہ نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ رَش کی وجہ سے وقت لگتا ہے، دقّت بھی پیش آتی ہے۔ بعض دفعہ گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں۔ تو جس طرح حوصلے سے کارکنان آپ کی رہنمائی کر رہے ہیں اسی طرح حوصلے سے آنے والے مہمانوں کو بھی تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ایک شخص کی بے حوصلگی بھی ہو تو اُس کی وجہ سے ہی لمبے کِیو (Que) لگ جاتے ہیں۔ ایک کار والا بھی اگر مسئلہ پیدا کر دے تو پیچھے ایک لمبی لائن لگ جاتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو احساس ہونا چاہئے کہ کسی کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنے۔

میں نے سیکیورٹی کی بات کی تھی تو اس بارے میں بھی ہر شامل ہونے والے کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اُس نے اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ اس بات پر تسلّی نہ پکڑ لیں کہ اتنی چیکنگ ہے، اتنا انتظام ہے، اب پہلے سے بہت بہتر انتظام ہو چکا ہے اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اپنے ماحول پر نظر رکھی جائے۔ مومن کو ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس لئے ماحول پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی سیکیورٹی کا انتظام اس لئے مؤثر ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور سمجھنی چاہئے۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ ایک تو نمازوں کی پابندی ہونی چاہئے اور پھر نمازوں پر آنے کے لئے وقت سے پہلے آئیں یا کم از کم نماز سے ایک دو منٹ پہلے تو ضرور پہنچیں۔ جب نماز شروع ہو جائے تو اُس وقت آنے سے جو باقی نمازی ہیں اُن کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے، مستقل ایک شور ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح گو یہاں میرا خیال ہے انتظامیہ نے اعلان کر دیا ہوگا لیکن مَیں بھی واضح کر دوں کہ جب لوائے احمدیت لہرایا جاتا ہے تو اُس وقت ایک بہت بڑی تعداد مارکی سے باہر جا کر اس تقریب کو دیکھتی ہے اور دعا میں شامل ہوتی ہے اور پھر یہ لوگ واپس مارکی میں آتے ہیں۔ تقریباً ایک تہائی مارکی تو خالی ہو جاتی ہے۔ اور اُن کے آنے میں اور بیٹھنے میں پھر وقت لگتا ہے جس سے اجلاس کی کارروائی شروع ہونے میں دس پندرہ منٹ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس مرتبہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ احباب مارکی کے اندر ہی بیٹھے رہیں، سوائے اُن کے جن کو انتظامیہ نے کہا ہوا ہے کہ وہ باہر آئیں، اور یہاں سکرین پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب کو دیکھ لیں اور دعا میں شامل ہو جائیں تا کہ وقت بچے اور اجلاس وقت پر شروع ہو سکے۔

جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا اکثر لوگ اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ صفائی صرف صفائی کے کارکنان جو ہیں اُنہوں نے ہی کرنی ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہر ایک اگر اس طرف توجہ رکھے اور کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ، لفافے وغیرہ پڑے دیکھیں تو اُٹھا کر ڈبے میں ڈال دیں تو اس طرح پھر جہاں آپ ماحول کو صاف رکھ رہے ہوں گے، وہاں آپ ثواب بھی کما رہے ہوں گے۔ ویسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534) اگر کوئی بڑا تھیلا یا کوئی ایسی چیز دیکھیں جو مشکوک ہو تو پھر اُس کو بجائے ہاتھ لگانے کے انتظامیہ کو بتا دیں، جو کارکن قریب ہوں اُن کو بتا دیں۔ پھر یہ اُن کا کام ہے کہ وہ اُس کو وہاں سے اُٹھوائیں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر جلسے کے انتظام کے لئے اب مستقل یہاں حدیقۃ المہدی میں بھی قائم ہو گیا ہے، روٹی پلانٹ بھی لگا دیا گیا ہے۔ ابھی تک روٹی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی پک رہی ہے۔ بعض دفعہ عارضی طور پر کچھ کوالٹی میں اونچ نیچ ہو بھی جاتی ہے اس لئے اگر ایسی کوئی صورتحال ہو تو پہلی بات تو یہ ہے کہ برداشت کرنی چاہئے اور اگر نہ کھا سکیں تو بدلا کے کھا سکتے ہیں اور انتظامیہ کو پھر اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ عموماً روٹی جو یہاں پک رہی ہے وہ پانچ چھ گھنٹے کے وقفے کے بعد مہمانوں تک پہنچتی ہے کیونکہ اتنے بڑے انتظام میں تازہ تازہ روٹی کھلانا تو بہت مشکل ہے۔ بہرحال اب تک جو رپورٹ ہے اُس کے مطابق تو مہمان نے بھی اور ہر کھانے والے نے اس روٹی کو پسند کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ پلانٹ بھی صحیح طور پر چلتا رہے اور مہمانوں کو تکلیف نہ ہو، نہ انتظامیہ کو کسی قسم کی پریشانی ہو۔

ضمناً یہاں ذکر کر دوں کہ گزشتہ جمعہ مَیں نے جرمنی کی روٹی کا ذکر کیا تھا اور مَیں نے کہا تھا کہ وہ لوگ فوری جواب بھی دے دیتے ہیں اور شام تک ہی اُن کا جواب تیار تھا کہ ہماری روٹی تازہ ہوتی ہے اور صرف پانچ چھ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک خاتون کی فیکس بھی آئی ہوئی تھی کہ آپ نے بڑا صحیح کہا روٹی باسی تھی اور کھانے کے قابل نہیں تھی۔ لیکن بہرحال لگتا ہے دونوں طرف کچھ تھوڑا سا مبالغہ ہو گیا۔ روٹی اتنی باسی بھی نہیں ہوتی اور اللہ کے فضل سے کھانے کے قابل بھی ہوتی ہے۔ اس لئے مہمانوں کو بھی برداشت کرنا چاہئے۔

ویسے تو عام ہر احمدی کو پتہ ہی ہے لیکن یہ بات مَیں نے اس لئے کر دی ہے تا کہ انتظامیہ کو مزید علم ہو جائے کہ ہر چھوٹی سی جو بات ہے، کوئی بھی چھوٹی چھوٹی اونچ نیچ جو ہے وہ احمدی فوراً مجھے پہنچا دیتے ہیں۔

ایک اہم بات جو عموماً مہمانوں کے لئے کم و بیش ہر سال کہی جاتی ہے لیکن اب حالات کی وجہ سے ایسے مسائل سامنے آنے لگ گئے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ برطانوی حکومت جلسے کے لئے جو ویزے دیتی ہے، عموماً یہ ویزا چھ مہینے کے لئے لگتا ہے اور اس پر double entry یا multiple entry لگا دی جاتی ہے اور جلسے کا ویزا اس سوچ کے ساتھ یا اس شرط کے ساتھ دیا جاتا ہے کہ اس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال نہیں کرنا یا جماعتی طور پر جب ہم اپنے نمائندے کے لئے ویزا لیتے ہیں تو ہمارے سے یہی understanding ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوسری مرتبہ ویزے کو استعمال نہیں کریں گے اور اسائلم کے لئے استعمال نہیں کریں گے۔ اس دفعہ بعض جماعتی نمائندوں کو ویزے دینے سے انکار کیا گیا اور جب ہم نے رابطہ کیا تو گو وہ ویزا دینے پر مان تو گئے لیکن انہوں نے شکوہ کیا کہ ایک دو ایسے تھے اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو جلسے کا ویزا لے کر آتے ہیں اور پھر اس کو دوبارہ استعمال کر کے اسائلم لے لیتے ہیں۔ کیونکہ اُس پر double entry لگی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ تو چلے جاتے ہیں لیکن دوبارہ آ جاتے ہیں۔ بہرحال ان سرکاری محکموں کی تو ہم نے تسلی کروائی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویزے مل بھی گئے ہیں لیکن پریشانی کا سامنا بہرحال اُنہیں کرنا پڑا اور بہت سارے ایسے لوگوں کی وجہ سے کرنا پڑا جن کی نیت ہی یہ ہوتی ہے کہ جائیں گے تو اُس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال کر لیں گے۔ ایسے لوگوں کو گو جماعتی طور پر تعزیر بھی ہو جاتی ہے لیکن جماعت کی جو ساکھ ہے وہ تو بہرحال خراب ہوتی ہے۔ اس کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے۔ اور پھر جو لوگ خالصۃً جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنا چاہتے ہیں اور یہ اُن کی نیت ہوتی ہے تو اُن کے لئے بھی ایسے لوگوں کے عمل روک بن جاتے ہیں۔ بے شک پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ احمدی انتہائی مشکل کی زندگی وہاں گزار رہے ہیں۔ ملازمتوں میں تنگ کیا جاتا ہے۔ مالکان باوجود اس کے کہ احمدی ملازم کے کام پر اُنہیں تسلی بھی ہو تو دوسرے ورکر اور مُلّاں کے خوف سے اُنہیں ملازمتوں سے فارغ کر دیتے ہیں یا پھر مستقل ٹارچر اُن کو دیا جاتا ہے، ذہنی اذیتیں دی جاتی ہیں، ساتھ کام کرنے والے ساتھی دیتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں اور برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پھر بعض لوگوں کو مجبوراً ملازمت چھوڑنی پڑتی ہے۔ کئی احمدی ایسے ہیں جن کے کاروبار ہیں، دوکانداری ہے تو انہیں ماحول میں بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گرانے والے ہیں اور آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ حالانکہ احمدی ہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوت کا سب سے زیادہ اِدراک رکھنے والے ہیں اور ہر اُس شخص کو کافر سمجھتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ اس کے بغیر تو احمدیت کی بنیاد ہی کوئی نہیں۔

پھر سکولوں میں احمدی بچوں کو ٹارچر دیا جاتا ہے۔ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُنہیں ذہنی اذیت دی جاتی ہے۔ بہرحال ان سب مشکلات کے باوجود ہر احمدی کو جماعتی وقار کا خیال رکھنا ہر صورت میں ضروری ہے۔ اگر حالات کی وجہ سے اسائلم کرنا ہے تو اس کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں، بیشک آئیں۔ لیکن یہاں مَیں پھر اس بات کا دوبارہ اعادہ کروں گا اور پہلے بھی بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اسائلم کے وقت غلط اور لمبے چوڑے بیان دینے کے بجائے اگر مختصر اور سچائی پر مبنی بات ہو تو یہاں جو افسران کی اور ججوں کی بھی اکثریت ہے وہ ایسے ہیں جو انسانی ہمدردی کے لئے بہت نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اُن میں انسانی ہمدردی بہت زیادہ ہے اور اسائلم قبول کر لیتے ہیں۔ بعض ضدّی بھی ہیں اگر ایک دفعہ اَڑ جائیں تو اُن کو قائل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ لوگ پھر ایسے ہیں کہ چاہے جتنی مرضی کہانیاں بنالی جائیں اُن پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اور پھر ایک انسان ایک احمدی اس غلط بیانی کا گناہگار بھی بن رہا ہوتا ہے۔ بہرحال ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ سچی بات کہیں، مختصر بات کریں، اس سارے ٹارچر کا ذکر کریں۔ ضروری نہیں ہے کہ ڈائریکٹ Threat ہو تب ہی کوئی کیس پاس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS LJ SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
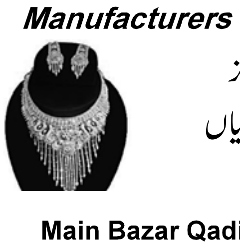
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کیس پاس ہوجاتے ہیں۔اس لئے اگر سچائی پر بنیاد رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کیس بھی پاس ہوتے چلے جائیں گے۔ بہرحال یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، خاص طور پر باہر رہنے والوں کی کہ ہمیں ان لوگوں کے لئے جو مشکل میں گرفتار ہیں، ان احمدیوں کے لئے جو ہر لحاظ سے بڑی پریشانی اور تنگی کی زندگی گزار رہے ہیں، دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات دور فرمائے اور اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے۔ جو دور دراز سے جلسے میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں اُن کی دعائیں بھی قبول فرمائے۔ جو آنے کے انتظار میں بیٹھے تھے مگر اُن کو ویزے نہیں مل سکے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بھی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور اُن کی دعائیں قبول فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی اُن کے حق میں قبول ہوں۔

آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اُس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اُس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اُٹھ جاوے‘‘۔ یہ کامل ایمان اُس وقت ہوگا جب خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا پیشِ نظر ہوگی اور یہ نہیں کہ ثواب ملتا ہے یا نہیں۔ پھر فرمایا کہ ’’اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ (التوبہ:120)۔ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدّ نظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے......تو گویا وہ ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور اُن کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اُس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اُس کے لئے نقصان کا موجب ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562-561۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کیا اُن کے مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ میزبان بھی اپنا فرض ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ فرض ادا کرنے والے ہوں۔ اور مہمان بھی خالصۃً لِلّٰہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے ہوں اور کوئی ذاتی اغراض اُن کے شاملِ حال نہ ہوں۔

❁❁

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS

SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,

ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.

MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088

TIN : 21471503143

JMB

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

بقیہ: وفات صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ

وہ عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب کے سالے ہیں اس لئے ان کی طرف سے ان کو ایجاب وقبول کا اختیار ملا ہے۔ اپنی لڑکی کی طرف سے میں قبولیت کا اعلان کرتا ہوں کہ امۃ المتین جو میری لڑکی ہے اس کو اپنا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سید محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم سے منظور ہے۔‘‘ (خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۶۷۵)

حضرت مصلح موعودؓ آپ کو اپنے ساتھ سفروں میں لے جایا کرتے تھے فروری ۱۹۵۸ء میں ایک ماہ کیلئے حضور سندھ تشریف لے گئے۔ دیگر احباب وخواتین کے ساتھ محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کو بھی حضور کے ہمرکاب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۲۰ صفحہ ۷۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مسجد بشارت پیدروآباد سپین میں اپنے تاریخی خطبہ جمعہ میں سپین میں اللہ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’پھر اس سلسلے میں دعا کی تحریک کرتا ہوں اپنے بھائی عزیزم میر محمود احمد صاحب اور ان کی بیگم کے لئے بھی۔ اپنی ہمشیرہ عزیزہ امۃ المتین کے لئے۔ انہوں نے دن رات بے حد محنت کی۔ جب یہ آئے تو اس گھر کا صرف ایک ڈھانچہ سا کھڑا تھا۔ اور بے حد محنت کی ضرورت تھی۔ بہت سے کاموں کی ضرورت تھی میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ جس دن رات تین بجے مجھے سونے کا موقع ملتا تھا تو میں شکر کرتی تھی اللہ تعالیٰ کا اور سمجھتی تھی کہ جلدی سونا نصیب ہوگیا ہے۔ خاموشی کے ساتھ لمبی محنتیں کی ہیں ان لوگوں نے۔‘‘

(روزنامہ الفضل مورخہ ۲۰؍اکتوبر ۱۹۸۲ء)

محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ نے اپنے خاوند محترم میر محمود احمد ناصر صاحب کے ساتھ ان کے وقف میں برابر کا ساتھ دیا۔ امریکہ سپین اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں محترم میر صاحب کی خدمات کے دوران آپ کے شانہ بشانہ بہت محنت کی اور گھر اور بچوں کے روزمرہ امور خود سنبھال کر خدمات سلسلہ اور علمی وتحقیقی کاموں میں ان کی بھرپور معاونت کی۔ آپ کو جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق تھا، مطالعہ کے بعد مختلف علمی نکات ڈسکس بھی کیا کرتی تھیں۔ آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ وصیت کا اور دیگر مالی امور کا حساب مکمل رکھتیں۔ بیماری کے باوجود جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۳ء میں شرکت کی۔ خلافت سلسلہ کی محبت واطاعت میں بہت آگے تھیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۳ء میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ نے لواحقین میں خاوند محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ ❁۔ مکرم سید شعیب احمد صاحب لاس اینجلز امریکہ۔ ❁۔ مکرم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب ❁۔ مکرم سید محمد احمد صاحب لندن یوکے ❁۔ مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب ربوہ ❁۔ مکرمہ سیدہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر الدین فخر احمد صاحب ہالینڈ۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۳ صفحہ ۱۔۲)

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ادارہ ہفت روزہ بدر قادیان پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ، محترم میر محمود احمد صاحب اور جملہ افراد خاندان سے اظہار افسوس کرتا ہے۔

❁۔❁۔❁

یہ بگڑے ہوئے کام جس نے سدھارے

یہ بگڑے ہوئے کام جس نے سدھارے — وہی ہیں محمدؐ مرے دل کے پیارے
وہ رحمت سراپا جو تشریف لائے — منور ہوئے کل جہاں کے کنارے
چھڑایا غلامی کے چکر سے سب کو — کئے اُس نے تجھ پر بھی احسان بھارے
برابر کا درجہ عطا کرکے تجھ کو — ثریا پہ چمکائے تیرے ستارے
حیا کی حسیں اوڑھنی تجھ کو دیکر — اسی نے پریشان گیسو سنوارے
نقاب حیا میں تو مستور ہو جا — کہ چاروں طرف ہیں بدی کے شرارے
تو غضِّ بصر کرکے چہرہ چھپالے — فضا میں ہیں ہر سو ستم کے غبارے
الا کاش تجھ میں بھی انسانیت ہو — سجائے تو کانوں میں یہ شاہ پارے
وہ جس نے تجھے شانِ رفعت عطا کی — تری ناؤ جس نے لگائی کنارے

مرے دل کی راحت جگر کے سہارے
وہی ہیں محمدؐ مرے دل کے پیارے

عبدالرحیم راٹھور۔ بالسو کشمیر (کلامِ راٹھور ٹائٹل صفحہ)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’میرے آنے کی غرض یہی ہے کہ میں دُنیا کو دکھادوں کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور 2013ء

سنگاپور، انڈونیشیا، ملائشیا، تھائی لینڈ، فلپائن اور میانمار کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کی الگ الگ میٹنگز۔ مختلف پہلوؤں سے ان کی کارکردگی کا جائزہ، متفرق امور سے متعلق نہایت اہم ہدایات اور ممبران کے سوالات کے جوابات۔

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے بعض معززین کی حضور انور سے انفرادی ملاقاتیں اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

انڈونیشیا کے سب سے بڑے روزنامہ اخبار Komas اور ہفت روزہ میگزین Tempo کے جرنلسٹس کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو

سنگاپور کے Mandarin Oriental ہوٹل میں ایک پُروقار استقبالیہ تقریب۔ مختلف چیریٹیز کے لئے عطیہ جات۔

جہاں اسلامی تعلیم مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتی ہے وہاں ہمیں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا بھی حکم دیتی ہے۔

اگر ہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہوگئے تو وہ بے چینی جو پہلے ہی جنم لے چکی ہے وہ انتہائی خطرناک اور تباہ کن نتائج پر منتج ہوگی۔

(امن عالم کے متعدد مسائل کے حل کے سلسلہ میں اسلام کے اقتصادی نظام کے حوالہ سے اسلامی تعلیم کی روشنی میں نہایت اہم اور بصیرت افروز خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

26 ستمبر بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے جاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن مرکز اور دوسرے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے جاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سنگاپور اور اس ریجن کے مختلف ممالک میں آباد جماعتوں کے لئے انتہائی مبارک اور بابرکت دن تھا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اور اس کے فضلوں کے جو نظارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ امریکہ، کینیڈا اور برسلز (بیلجیم) اور جرمنی میں اللہ تعالیٰ نے دکھائے تھے، وہی نظارے آج سنگاپور کی سرزمین پر آباد لوگوں نے بھی دیکھے۔ انڈونیشیا سے آنے والوں نے بھی دیکھے اور ملائشیا اور فلپائن سے آنے والے مہمانوں نے بھی ان نظاروں کو مشاہدہ کیا۔

سنگاپور کی سرزمین پر اعلیٰ حکومتی حکام اور سرکردہ لوگوں میں جماعت کو جو پذیرائی اور عزت ملی اس کا پہلے تصور بھی نہیں تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم جس سرزمین پر بھی پڑتے ہیں فرشتوں کی فوجیں تائید ونصرت کی ہوائیں لئے ہوئے ساتھ ساتھ چلتی ہیں اور غیر بھی اس نصرت الٰہی کا اور اللہ کے افضال کا اقرار کرتے ہیں کہ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو غالب آنے والی ہے اور اس کے غلبہ کو ہم دیکھ رہے ہیں۔

آج جماعت سنگاپور نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام ہوٹل Mandarin Oriental میں کیا تھا جس میں بہت سے سرکردہ حکام اور مہمان شامل ہو رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بج کر چالیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہوئے اور چھ بجے ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل قریباً سبھی مہمان ہوٹل پہنچ چکے تھے۔

پروگرام کے مطابق تقریب کے آغاز سے قبل بعض مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات طے تھی۔ حضور انور اُس سپیشل کمرہ میں تشریف لے آئے جو ایسی ملاقاتوں کے لئے مخصوص ہے۔

مختلف معزز مہمانوں کی حضور انور سے ملاقاتیں

❁... سب سے قبل انڈین ہائی کمیشن کے فرسٹ سیکرٹری Dr. Nitish Birdi نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ موصوف نے بتایا کہ وہ ہوشیار پور کے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر تو آپ قادیان کے قریب ہیں۔ وہاں گئے ہوں گے۔ قادیان میں اب بہت زیادہ ڈویلپمنٹ ہوگئی ہے۔

موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ آج اس موقع پر مدعو کیا گیا ہے اور ان کی حضور سے ملاقات ہوئی ہے۔ موصوف کے دریافت کرنے پر حضور انور نے بتایا کہ مَیں اپنی اس موجودہ پوزیشن میں دو مرتبہ انڈیا جاچکا ہوں۔ 2005ء میں گیا تھا اور پھر 2008ء میں ساؤتھ انڈیا گیا تھا۔

❁... اس کے بعد Ms. Judith Slater ڈپٹی ہائی کمشنر یوکے نے حضور انور سے ملاقات کی۔ موصوفہ نے حضور انور کو سنگاپور آنے پر خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں سنگاپور میں ہماری کمیونٹی ہے۔ ملائشیا اور انڈونیشیا میں بڑی کمیونٹی ہے۔ وہاں سے بڑی تعداد میں لوگ آئے ہیں، ان سے مل رہا ہوں۔ کل جمعہ کا دن ہے اور پھر سوموار کو آگے آسٹریلیا جا رہا ہوں۔ موصوفہ کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں قبل ازیں 2006ء میں سنگاپور آچکا ہوں۔

یوکے میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا کہ وہاں ہماری کمیونٹی تیس ہزار سے زائد ہے۔ اس سال یوکے جلسہ سالانہ پر حاضری 31 ہزار سے زائد تھی۔ باہر سے بھی کافی لوگ آئے تھے۔ یوکے سے بھی بعض منسٹرز اور ممبران پارلیمنٹ آئے تھے۔

پاکستان میں ہجرت کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے خلیفہ نے جماعت کے خلاف آرڈیننس کے نتیجہ میں 1984ء میں ہجرت کی تھی۔ پھر اس کے بعد لندن میں ہی مرکز ہے اور مَیں بھی لندن میں ہی مقیم ہوں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ پاکستان اور سری لنکا جاچکی ہیں اور کچھ ہندی زبان بھی جانتی ہیں۔

❁... اس کے بعد Mr. Thomas Bondiguel (Premier Secretaire of France) نے ملاقات کی۔ موصوف نے حضور انور کو سنگاپور آمد پر خوش آمدید کہا۔

فرانس میں جماعت کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا: فرانس میں ہماری بڑی اچھی کمیونٹی ہے اور حکومت سے اچھے تعلقات ہیں۔ حکومت ہمیں بہت اچھی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اچھا تعلق قائم ہے۔

اپنے سفر کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سنگاپور میں ہماری کمیونٹی ہے ان سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ پھر ملائشیا اور انڈونیشیا سے بہت بڑی تعداد میں لوگ ملنے کے لئے یہاں آرہے ہیں۔ ان سے مل رہا ہوں۔ میرا پہلا پروگرام یہی ہے کہ اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملوں۔ اور پھر مَیں ہر جگہ امن کے قیام کے حوالہ سے بات کرتا ہوں۔ ہمارا پیغام امن کا پیغام ہے، ہر قوم کو اور دنیا کے ہر ملک کو ہم امن کا پیغام دیتے ہیں اور ہر جگہ یہ پیغام دیتے ہیں کہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ مَیں نے کیپیٹل ہِل امریکہ میں بھی امن کا پیغام دیا۔ یورپین پارلیمنٹ میں بھی دسمبر 2012ء میں امن کے قیام پر لیکچر دیا۔ وہاں بہت سے ممبران پارلیمنٹ تھے۔ فرنچ ممبر پارلیمنٹ بھی تھے۔ سبھی نے بہت اچھا اثر لیا تھا۔ اس پروگرام کو ''فرینڈز آف احمدیہ مسلم اِن یورپین پارلیمنٹ'' نے آرگنائز کیا تھا۔ برٹش ممبرز یورپین پارلیمنٹ نے آرگنائز کیا تھا۔ آخر پر موصوف نے آج کے تقریب میں مدعو کرنے کے لئے شکریہ ادا کیا۔

❁... بعد ازاں سنگاپور کی ایک انتہائی اہم شخصیت Mr. Lee Koon Choy نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی۔ موصوف اپنی اہلیہ اور اپنے سیکرٹری کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف چائنا، رشیا، مصر، انڈونیشیا اور جاپان میں سنگاپور کے سفیر رہ چکے ہیں۔ سنگاپور میں کلچر اینڈ انفارمیشن منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سنگاپور ملک کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ سنگاپور کی People's Action Party کے بانی ممبر ہیں اور سارے ملک میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ سنگاپور کے موجودہ پرائم منسٹر کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔

موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور بڑا لمبا سفر کر کے آئے ہیں، Jet-Lag ہوگا۔ اس پر حضور انور فرمایا کہ یہاں آنے کے بعد شروع میں 24 گھنٹے رہا ہے اس کے بعد ٹھیک ہے۔ موسم کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لندن میں ٹمپریچر 19 سنٹی گریڈ ہے اور Humidity نہیں ہے۔ لیکن یہاں ٹمپریچر بھی زیادہ ہے اور Humidity بھی ہے۔ موصوف کے استفسار پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں لندن میں رہ رہا ہوں۔ یہاں پہلے 2006ء میں آیا تھا۔ اب میرا یہ دوسرا سفر ہے۔ موصوف نے بتایا کہ 1949ء میں انہوں نے لندن میں تعلیم حاصل کی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اُس وقت تو مَیں پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ موصوف کی عمر 90 سال ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ یہاں ہمارے پروگرام میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے باوجود اِس عمر کے بڑی محبت دکھائی ہے اور یہاں پہنچے ہیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم دنیا کے 204 ممالک میں ہیں اور ہماری تعداد ملینز میں ہے۔ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، ایشیا، امریکہ، نارتھ امریکہ، یورپ، فرانس، برطانیہ میں ہر جگہ ہماری کمیونٹی ہے۔ مغربی افریقہ میں ہماری تعداد بہت زیادہ ہے۔

حضور انور نے موصوف کو کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" اپنے دستخط کر کے دی اور فرمایا: آپ اس کو پڑھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ہر جگہ امن کا پیغام دیتے ہیں اور اس پیغام کو Follow کرتے ہیں اور اسی پیغام کی پریکٹس کرتے ہیں اور اسی پیغام کو پھیلاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اس کتاب "Pathway to Peace" کا چائنیز ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ بھی آپ کی لائبریری کے لئے بھجواؤں گا۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔

پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

❁... اس کے بعد انڈونیشیا سے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔

ایک جرنلسٹ Ilham Khoiri کا تعلق روزنامہ اخبار Komas سے تھا۔ یہ انڈونیشیا کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ جبکہ دوسری جرنلسٹ خاتون Purwani Diyyah Prabandari کا تعلق ہفت روزہ میگزین Tempo سے تھا۔

❁... اخبار کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آج اس فنکشن کا کیا کوئی خاص مقصد ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں جہاں بھی جاتا ہوں اسلام کی امن کے بارہ میں سچی اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں۔ اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور جو غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی گئی ہیں، اُن کے بارہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں تا کہ لوگوں کو اصل حقیقت کا علم ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کا فنکشن بھی ایسا ہی ہے۔ امن کا پیغام دوں گا اور بتاؤں گا کہ آجکل جو دنیا کے مسائل اور مشکلات ہیں اُن کا حل کیا ہے، کس طرح ہم ان مسائل سے باہر نکل سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج کا فنکشن تو ایک ذریعہ ہے۔ دوسرے بھی اَور بہت سے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا انٹرنیشنل ٹی وی چینل MTA ہے۔ اس پر مختلف زبانوں میں چوبیس گھنٹے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ ہر جمعہ میرا خطبہ سات آٹھ زبانوں میں Live نشر ہوتا ہے، تو اس طرح ہم دنیا بھر میں اسلام کا امن کا پیغام دیتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا مطلب امن ہے، سلامتی ہے۔ مَیں مسلسل مختلف موقعوں پر اپنے ایڈریسز کے ذریعے اور خطوط کے ذریعے بھی حکومتوں کو، دنیا کی بڑی طاقتوں کو پیغام دے رہا ہوں کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کرو۔ دنیا میں عدل و انصاف کرتے ہوئے امن لاؤ، ورنہ دنیا بڑی تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے گزشتہ سال کیپیٹل ہِل (Capitol Hill) امریکہ میں اور پھر یورپین پارلیمنٹ اور بعض دوسرے فنکشنز میں امن کے قیام کے لئے پیغام دیا تھا اور بغیر کسی خوف کے اِن کو کھل کر بتایا تھا کہ سب کے ساتھ، ہر قوم اور ملک کے ساتھ عدل و انصاف کرتے ہوئے اور ایک جیسا سلوک کرتے ہوئے امن کے قیام کی کوشش کرو۔ مَیں نے انہیں بتایا تھا کہ اگر بڑی پاورز نے انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادا نہ کی تو پھر دنیا میں بڑی تباہی آئے گی۔

❁... اس پر جرنلسٹ نے پوچھا کہ اس پیغام کا اُن لوگوں پر کیا اثر ہوا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض بڑی طاقتوں نے کہا ہے کہ آپ کا پیغام تو ٹھیک ہے۔ ہم اس بارہ میں سوچ رہے ہیں۔ لیکن جو سیاست ہے جو اُن کی پالیسی ہے وہ اس پر عمل میں روک بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" پڑھیں۔ یہ سارے میرے لیکچرز اور خطوط ہیں جو مَیں نے مختلف بڑی طاقتوں کے سربراہوں کو لکھے ہیں۔

☆ انڈونیشیا میں پرسی کیوشن کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پاکستان میں اس سے کئی گنا زیادہ پرسی کیوشن ہے۔ اِسی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی تھی اور مَیں بھی اب اسی وجہ سے لندن میں مقیم ہوں۔

پاکستان میں جماعت کے خلاف 1974ء میں غیر مسلم قرار دینے کا قانون بنا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے بڑے سخت قوانین بنائے کہ اگر تم نے سلام کیا، السلام علیکم کہا، قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھی تو جرمانے کے علاوہ تین سال جیل کی سزا ہے۔ آجکل جو ہر آفیشل ڈاکومنٹ ہے مثلاً پاسپورٹ بنوانے کا فارم ہے اس میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمدؑ (جو جماعت احمدیہ کے بانی تھے) کے جھوٹا (نعوذ باللہ) ہونے کا اقرار کرو تو تب مسلمان کی حیثیت سے تمہاری پاسپورٹ کی درخواست قبول ہوگی۔ اسی طرح دوسرے مختلف شعبوں میں فارم بھرنے پڑتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں ہمیں کلمہ پڑھنے 'لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ' کہنے پر تین سال کی سزا ہے۔ مَیں خود بھی اسی پرسی کیوشن کی وجہ سے کچھ دن جیل میں رہا ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب مَیں اپنی موجودہ پوزیشن خلیفۃ المسیح کی حیثیت میں پاکستان رہ کر خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا۔ اپنے فرائض نہیں بجا لا سکتا۔ اگر السلام علیکم کہوں گا تو تین سال جیل کی سزا ہو جائے گی۔ خلیفۃ المسیح اگر پاکستان میں ہو تو اس موجودہ آرڈیننس، جماعت کے خلاف ظالمانہ قوانین اور پرسی کیوشن کی وجہ سے بالکل کٹ کر رہ جائے گا۔ اور اب مَیں باہر رہ کر سب کام کر سکتا ہوں۔

❁... ایک جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انڈونیشیا میں ہماری مساجد جلائی جاتی ہیں اور مختلف مظالم کئے جاتے ہیں لیکن ہم کوئی ردّ عمل نہیں دکھاتے۔ ہمارے تین احمدیوں کو بڑی بیدردی کے ساتھ شہید کیا گیا لیکن ہم نے کوئی ردّ عمل نہیں دکھایا۔ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے بلکہ قانون کے پابند ہیں۔ حکومت کا فرض ہے اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی حفاظت کرے، ہر انڈونیشین شہری کی حفاظت کرے۔

❁... ایک جرنلسٹ کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت پالیٹکس میں حصہ نہیں لیتی۔ لیکن ایک شہری کی حیثیت سے ہر احمدی کا حق ہے کہ اگر وہ پالیٹکس میں حصہ لینا چاہتا ہے تو لے سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم کسی قسم کی کوئی پاور نہیں چاہتے۔ صرف یہ چاہتے ہیں کہ حکومت انصاف کرے، عدل کرے اور اپنے ہر ایک شہری کی برابر حفاظت کرے۔

☆ جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ خلیفۃ المسیح کب انڈونیشیا آئیں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم اپنے حکّام سے پوچھو کہ اگر مَیں وہاں جاؤں تو کیا آزادانہ بول سکتا ہوں اور کسی قسم کی کوئی پابندی تو نہیں ہوگی۔ تو پھر جاؤں گا۔

❁... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا سارا کام Open ہے۔ ہر بات کھلی ہوئی ہے۔ جتنے ہم اوپن ہیں اتنی کوئی آرگنائزیشن اوپن نہیں ہے۔ ہمارا سارا لٹریچر اوپن ہے اور ''الاسلام'' ویب سائیٹ پر موجود ہے۔ ہم ہر بات کھل کر کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملّاں کو احمدیت سے اس بات کا خوف ہے کہ اگر احمدیت کی تبلیغ کی کھل کر اجازت دی تو لوگ احمدیت کے پیغام سے صحیح اسلام دیکھ کر احمدیت کو قبول کر لیں گے اور انڈونیشین لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ اس طرح ان کی گدّی جاتی رہے گی۔

❁... ایک سوال پر کہ احمدیت کے مخالف علماء کو جو غلط فہمیاں ہیں وہ کس طرح دُور ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کا طریق یہ ہے کہ .T.V پر بیٹھ کر ڈیبیٹ (Debate) ہو، مولویوں کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں اور احمدیوں کی طرف سے بھی شامل ہوں۔ اور پھر لوگ، عوام خود فیصلہ کریں کہ ہم غلط ہیں یا صحیح ہیں۔ ہم اس ڈیبیٹ کے لئے تیار ہیں اور جماعت کی طرف سے انڈونیشیا کے امیر عبدالباسط صاحب ہوں گے۔

جرنلسٹس کے ساتھ یہ انٹرویو سات بجے تک جاری رہا۔

سنگاپور کے Mandarin Oriental ہوٹل میں ایک پُروقار استقبالیہ تقریب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اُس ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ جب حضور انور اس ہال میں تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم Nasrun Aminullah آف انڈونیشیا نے کی۔ اس کے بعد اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم ایاز احمد آف سنگاپور نے اور Baasa زبان میں ترجمہ عزیزم معاذ احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد نیشنل صدر جماعت سنگاپور مکرم عبدالعزیز صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں Mr. Lee Koon Choy نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 29 سال تک آٹھ ممالک میں سنگاپور کے سفیر اور ہائی کمشنر رہ چکے ہیں۔ ممبر آف پارلیمنٹ اور سینئر منسٹر آف سٹیٹ سنگاپور رہ چکے ہیں۔ موصوف ملک سنگاپور کے بانیوں میں سے ہیں۔ موصوف مصنّف اور مصوّر بھی ہیں۔ نو کتب لکھ چکے ہیں۔ ان کی تصویروں کی نمائش کئی ممالک میں لگ چکی ہے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جب میں ساٹھ کی دہائی کے آخر پر اور ستّر کی دہائی کے شروع میں مصر (Egypt) میں بطور سفیر متعین تھا تو اُس وقت مصر کے حالات اور سارے عرب ممالک کے حالات بہت اچھے تھے۔ امن قائم تھا۔ لیکن اب گزشتہ سالوں میں ان عرب ممالک کا امن برباد ہو کر رہ گیا ہے اور اب وہاں اسلام کو بدنام غلط کیا جا رہا ہے اور اسلام کا ایک غلط تأثر پیش کیا جا رہا ہے لیکن مجھے اس بات سے خوشی ہے اور مَیں اس بات کو سراہتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ دنیا کے سامنے حقیقی اور پُرامن اسلام کا نام روشن کر رہے ہیں اور ہر طرف امن کا پیغام دے رہے ہیں۔

موصوف کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل چار چیریٹیز کو جماعت سنگاپور کی طرف سے سرٹیفکیٹس عطا فرمائے اور ساتھ ہی ہر چیریٹی کو پانچ ہزار سنگاپور ڈالرز کا چیک بھی عطا فرمایا:

1۔ سنگاپور ریڈ کراس۔
2۔ سنگاپور کینسر سوسائٹی۔
3۔ سنگاپور چلڈرن کینسر فاؤنڈیشن۔

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''کشف کی اعلیٰ قسموں میں سے یہ ایک قسم ہے کہ بالکل بیداری میں واقع ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ٦١)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

4۔ سنگاپور نیشنل Kidney فاؤنڈیشن۔

اس کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبالیہ تقریب میں خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو ہماری دعوت قبول کرنے اور یہاں تشریف لانے پر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ لوگ کسی سربراہِ مملکت، یا کسی نامور سائنسدان یا کسی ماہر اقتصادیات یا اعلیٰ پائے کے سیاستدان کے استقبالیہ کیلئے تشریف نہیں لائے بلکہ ایک ایسی استقبالیہ کی تقریب میں آئے ہیں جس کا ایک مذہبی جماعت کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے۔ آپ کا احمدیہ مسلم جماعت سے یا ہمارے مذہب سے تعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ یقینا آپ کی طرف سے کشادہ دلی اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ ہے۔

کسی دنیاوی رہنما کے ساتھ تعلقات رکھنا دنیاوی روابط بڑھانے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ کسی سائنس فورم میں شامل ہوکر انسان سائنسی ترقیات کے متعلق جانتا ہے جبکہ کسی عالم فاضل کی صحبت علم کے اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ مزید یہ کہ آج کے دور میں ماہرین اقتصادیات کی آراء کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ گزشتہ چند سالوں میں باوجود اس حقیقت کے کہ معاشی آسودہ حالی کے حصول کیلئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں اقتصادی بحران نے ساری دنیا کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ گوکہ سنگاپور ایک چھوٹا ملک ہے لیکن یہ بھی دنیا کی اقتصادی ترقی کیلئے اپنا ایک کردار ادا کر رہا ہے۔ درحقیقت مجھے یقین ہے کہ آپ سب بھی اس کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہوں گے اور اسی وجہ سے آپ کی ماہرین اقتصادیات یا تجزیہ کاروں کی طرف سے آنے والی نئی آراء اور نظریات میں خصوصی دلچسپی ہوگی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سیاست کے حوالہ سے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں اور بین الاقوامی حکمتِ عملیاں وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہیں اس لئے لوگ سیاستدانوں کے نقطہ ہائے نظر سننے اور تازہ ترین سیاسی ردّوبدل کے ساتھ ساتھ چلنے میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو دنیا مذہب کو اتنی اہمیت نہیں دیتی یہاں تک کہ وہ لوگ جو مذہبی معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں یا جو اپنے آپ کو مذہبی کہتے ہیں وہ بھی دنیاوی معاملات کو فوقیت دیتے ہیں۔ یعنی ہر لحاظ سے مذہب کو دوسرے درجہ پر ہی رکھا جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے پیشِ نظر میرا خیال ہے کہ آپ کا ایک مذہبی جماعت کے عالمی سربراہ کے استقبالیہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں پر موجود ہونا آپ کی رواداری اور وسعتِ حوصلہ کا ایک واضح ثبوت ہے۔

پس اگر میں آپ کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ غلط ہوگا کیونکہ ایک طرف تو میں بنیادی اخلاقی اقدار سے دور ہٹ رہا ہوں گا اور دوسری طرف میں اپنے مذہب کی تعلیمات کو بھی نظر انداز کر رہا ہوں گا۔ کیونکہ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اپنے خالق کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ پس اگر شکریہ کے یہ جذبات نہیں ہیں تو ہر قسم کی مذہبی عبادت فضول اور بےکار ہے۔

مختصر سے تعارف اور شکریہ کے بعد میں اپنی مذہبی تعلیمات کے تعلق میں چند نکات پیش کرنا چاہوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام دنیا کو روحانی اور اخلاقی تعلیم دیتا ہے اور بنی نوع انسان کو اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

روحانی تعلیمات کے علاوہ اسلام ہمیں معاشرے میں رہنے کا طریق اور معاشرتی طرزِ حیات کے متعلق مکمل ضابطۂ اخلاق مہیا کرتا ہے۔

اسلام نے بنیادی خاندانی تعلقات سے لے کر عالمی تعلقات تک ہر سطح کے روابط قائم رکھنے کے متعلق تفصیلی رہنمائی فراہم کی ہے۔

مزید یہ کہ اسلام ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے معاشی و اقتصادی معاملات کو کیسے چلانا ہے اور ایک حقیقی مسلمان کو اس کے مالی معاملات کے بارے میں ذمہ داریوں کے متعلق بھی بتاتا ہے۔ جہاں قرآن کریم میں اسلامی تعلیم مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتی ہے وہاں اسلامی تعلیم ہمیں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا بھی حکم دیتی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ موضوع اور اسلام کی یہ تعلیمات اتنی وسیع ہیں کہ آج میرے لئے ان سب کو زیرِ بحث لانا ناممکن ہوگا۔ اس لئے میں صرف اسلام کے بتائے ہوئے معاشی نظام کے ایک حصہ کے متعلق ہی بات کروں گا۔ چنانچہ میں چند ایک نکات بیان کروں گا جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اقتصادیات کے بنیادی اصولوں کو واضح کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل دنیا کے اکثر حصہ میں یہ خیال اور سوچ پائی جاتی ہے کہ اسلام سختی اور شدت پسندی کا مذہب ہے۔ لہٰذا جب میں اسلام کے اقتصادی نظام کا ذکر کروں گا تو شاید بہت سوں کو یہ خیال گزرے کہ اللہ کے نام پر اور خفیہ مقاصد کے حصول کی خاطر اسلام کا اقتصادی نظام زبردستی اور جبر پر مبنی ہے۔ سب سے پہلے تو میں بتادوں کہ یہ بالکل غلط ہے اور حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ غلط نظریات اس لئے قائم ہو گئے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے قرآن کی اصل تعلیمات کو سمجھا نہیں جس کی وجہ سے وہ غیر مسلم دنیا کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فی الحقیقت بعض ایسے خود غرض مسلمان بھی موجود ہیں جو صرف اپنے ذاتی مفادات کا سوچتے ہیں۔ وہ اپنی ہوس اور خواہشات کو پورا کرنے کیلئے اسلام کی تعلیمات کو مکمل طور پر غلط رنگ میں بیان کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اسلام پر بہت سے بے بنیاد اعتراضات لگائے جاتے ہیں۔ ان کی یہ حرکتیں غیر مناسب طریق پر اسلام کا حقیقی نام بدنام کرتی ہیں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام ہر موقع پر صرف معقول اور مدلل جواب دیتا ہے جو کہ صاف شفاف اور انصاف پر مبنی ہوتے ہیں۔ درحقیقت اسلام تو یہ سکھاتا ہے کہ دیگر معاملات کی طرح اقتصادی معاملات حکمت اور پوری توجہ کے ساتھ طے ہونے چاہئیں۔

قرآن کریم کا بیان کردہ ایک بنیادی اصول میں بتاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے؛

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا

(سورۃ البقرۃ آیت 30)۔

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کا سب پیدا کیا جو زمین میں ہے۔

یعنی قرآن کریم بتاتا ہے کہ دنیا میں موجود ہر چیز بنی نوع انسان کے فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ بنیادی سطح پر اگر کسی ملک کو قدرتی وسائل عطا کئے گئے ہیں تو وہ وسائل اس قوم کے لوگوں کے فائدہ کے لئے ہیں۔

اسلام نے اس بات کو مزید یہ کہہ کر واضح کیا ہے کہ ہمیں اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کی مدد کرنی چاہئے۔ ہمسائیگی کی جو تعریف قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اس کے مطابق آپ کے گھر کے ساتھ والا، آپ کے ساتھ کام کرنے والا اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والا شخص بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ یہاں تک کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تو آپ کے گھر کے چاروں اطراف میں واقع چالیس گھروں تک ہمسائیگی جاتی ہے۔ پھر اس کو ہمسایہ شہر اور ہمسایہ ممالک تک لے کر جایا جاسکتا ہے۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ یہ ہمسائیگی کس حد تک وسیع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جہاں ایک طرف قوم اپنے ان وسائل سے مستفید ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل فرمائے تو دوسری طرف اس قوم کو اپنی دولت غریب اور محتاج ممالک کے لوگوں کی مدد کے لئے بھی استعمال کرنی چاہئے۔ اور یہ دولت منصفانہ طریق پر اور بغیر فرق کئے اور بغیر کسی لالچ کے یا ذاتی فائدے کے بے غرض ہو کر استعمال کی جانی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب ہم قدرتی زمین کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس طرح سے مختلف قسم کے قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے کہ اس میں سے ہر ایک چیز دنیا کی معاشی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں پتہ ہے کہ معاشی ترقی کیلئے پہاڑ بھی ایک مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر بہت سے قدرتی وسائل جیسے انمول اور بیش قیمت جواہر اور معدنیات زیرِ زمین پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے بہت سے حصوں میں تیل کے ذخائر موجود ہیں جو مسلسل بے شمار دولت فراہم کرتے ہیں۔ پھر چلتے دریا ہیں اور یقینا پانی ایک بنیادی ضرورت ہے اور ہمیشہ اس کا مطالبہ رہتا ہے۔ دنیا کے بعض حصوں میں درحقیقت پانی کی سخت قلت روز بروز تشویش ناک

اور مایوس کن مسئلہ بنتی جارہی ہے۔ بہرحال یہ تو اس قدرتی دولت کی جس سے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو نوازا ہے چند ایک مثالیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام تعلیم دیتا ہے کہ یہ تمام وسائل بنی نوع انسان کی مشترکہ ملکیت ہیں۔ یعنی یہ تمام انعامات تمام لوگوں کیلئے ہیں اور ہر ایک کو اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ زمین کے اوپر بھی اور زمین کے نیچے یہ وسیع خزانے جن سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے چند ایک منتخب لوگوں کیلئے نہیں ہیں بلکہ دنیا کے ہر حصہ کے ہر انسان کے فائدہ کیلئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی مہارت کے ذریعہ ان انعامات کو استعمال کے قابل بناتے ہیں اور اس چیز کا ان کو فائدہ بھی ملنا چاہئے۔ سائنسدان ہیں جو اس قسم کے وسائل کو ڈھونڈنے کیلئے نئے نئے راستے دریافت کرتے ہیں اور ان قدرتی وسائل کو مثبت طور پر بروئے کار لانے کیلئے مختلف قسم کی مشینری اور آلات بناتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی ان کوششوں کی بدولت ان کو معاوضہ ملنا چاہئے۔ اسی طرح انجینئرز ہیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف قسم کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں اور پھر ان قدرتی وسائل کی بہتری کیلئے کام کرتے ہیں۔ ان کو بھی فائدہ ملنا چاہئے۔

دیگر کئی شعبہ جات کے ماہرین ہیں جنہیں ان کا حصہ ملنا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی قطعی طور پر واضح ہونا چاہئے کہ کسی بھی شخص یا گروپ کو کسی عام ملازم یا مزدور کو اس کا حصہ دینے سے انکار کرنے کا حق نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جن حالات کا اس وقت دنیا کو سامنا ہے، اس میں تو یہ حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ ایسے کام کرنے والوں کو مناسب تنخواہیں فراہم کی جائیں اور ممکنہ حد تک کام کرنے کا بہترین ماحول فراہم کیا جائے تاکہ امیر اور غریب کے درمیان دوری جس حد تک بھی ہو سکے، کم ہو۔ اس قسم کی سہولیات اور ملازمت کے حقوق کی فراہمی امیر کبیر کمپنیوں کی یا ان اداروں کی بھی ذمہ داری ہے جو ان ملازمین کو رکھتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: سوشلزم کی طرح اسلام یہ نہیں کہتا کہ امیر کی دولت اس سے زبردستی ہتھیالی جائے اور انہیں صرف بنیادی ضرورت کی رقم ہی رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اسلام ایسا نظام بھی نہیں چاہتا جہاں آجر اور اجیر آمد کے لحاظ سے برابر ہو جائیں۔ بلکہ اسلام تو کہتا ہے کہ ملک کی قومی دولت بروئے کار لائی جائے اور اسے معاشرہ کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کی بہتری کے لئے استعمال کیا جائے۔ قومی دولت استعمال کی جائے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ معاشرہ کے ہر فرد کو بعض بنیادی سہولیات تک رسائی ہے۔

مثال کے طور پر اسلام تعلیم دیتا ہے کہ ہر ایک بچہ، قطع نظر اسکے کہ اس کا تعلق کس خاندان یا علاقہ سے ہے، کو باقاعدہ تعلیم فراہم کی جائے تاکہ وہ ہنرمند بن سکے اور معاشرہ کیلئے مفید وجود بن سکے۔ اسی طرح دیگر بہت سی سہولیات ہیں جو کہ برابری کی سطح پر ہر جگہ فراہم کی جانی چاہئیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اگرچہ دورِ حاضر کے نظام ان سہولتوں کی فراہمی کا پرچار کرتے ہیں لیکن اس حد تک نہیں جس حد تک اسلامی تعلیمات تقاضہ کرتی ہیں۔ پھر اسلام ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم صرف اپنوں ہی کی مدد نہ کرو بلکہ اپنے پڑوسیوں کا بھی خیال رکھو۔ چنانچہ ممالک کو اپنے ہمسایہ ممالک کی بہبود کے لئے بھی اپنے وسائل بروئے کار لانے چاہئیں۔ جب ایک ملک ضرورتمند ہو یا کسی لحاظ سے بھی محرومی رکھتا ہو تو یہ اس کے پڑوسی کا فرض ہے کہ اس کی معاونت کرے۔

یقیناً اسلام اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا یہ سلسلہ بڑھتا جائے اور ممالک صرف اپنے قریبی ہمسایہ ممالک کی مدد تک محدود نہ رہیں بلکہ چاہئے کہ وہ اپنے وسائل دنیا کے دیگر غریب اور محروم ممالک کی فلاح و بہبود کے لئے بروئے کار لائیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایک اور بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کو مختلف دولت کے ذرائع اور وسائل سے نوازا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی ملک اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنی دولت کو استعمال میں لا سکے یا اس سے فائدہ اٹھا سکے تو ایسے ممالک کو ان کی مدد کرنی چاہئے جو علم رکھتے ہیں اور اس دولت سے فائدہ اٹھانے کا ہنر جانتے ہیں۔ ایسی مدد کا انتظام بے غرض ہو کر کرنا چاہئے اور اس میں کوئی پوشیدہ مقاصد نہ ہوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بعض مخصوص قوموں سے دوستی یا شراکت داری کی بنیاد پر فیصلہ نہیں ہونا چاہئے کہ دوسرے کی مدد کرنی ہے یا نہیں۔ کسی بھی قسم کی فیورٹ ازم نہیں ہونی چاہئے، بلکہ مقصد یہ ہونا چاہئے کہ دوسروں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے۔ غیر منصفانہ شرائط نہیں لگانی چاہئیں جن کے تحت ممالک کی اس وقت تک مدد نہیں کی جاتی جب تک وہ بعض شرائط پوری نہ کر لیں یا جب تک کہ وہ کسی تیسرے ملک سے خاص تعلق رکھنے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ نہ ہی ایسا ہونا چاہئے کہ وہ ممالک جو ٹیکنالوجیکل معاونت فراہم کر رہے ہوں، ایسی سخت شرائط لگا دیں جس کے تحت معاونت حاصل کرنے والا ملک اپنے ہی وسائل سے پوری طرح استفادہ نہ کر سکے۔ اور نہ ہی ایسی شرائط لگانی چاہئیں جن کے تحت ملکی وسائل سے زیادہ فائدہ مدد کرنے والا ملک اٹھا رہا ہو۔ ایسے غیر منصفانہ اقدامات اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں اور ان سے بے چینی مزید بڑھتی ہے اور معاشرے میں سرایت کرتی جاتی ہے۔

جب معاملات اس نہج پر چل نکلیں تو پھر ایک وقت آتا ہے کہ بے چینی اور ناانصافی کے احساس تلے کھلی دشمنیاں اور نفرتیں جنم لینے لگتی ہیں اور جب معاملات کو ایسے ہی چلنے دیا جائے تو متعلقہ ملک میں بھی اور عالمی سطح پر بھی امن تباہ ہو جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ بعینہٖ وہی ہے جو ہم آج ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بااثر طبقات اپنی دولت کا ٹھیک ٹھیک اور مناسب استعمال کرتے تو خاص طور پر ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک میں امیر اور غریب کے درمیان دوری اس سے بہت کم ہوتی جتنی کہ آج ہے۔ وہ دولت اور امداد جو غریب ممالک کی مدد کے لئے مختص کی جاتی ہے، اگر عالمی سطح پر اس کو صحیح طور پر خرچ کیا جائے تو یقیناً ہم ممالک کے درمیان ایسی ناانصافی کی بڑھتی ہوئی فضا اور رنجشیں نہ دیکھتے جیسا کہ آج دیکھ رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: دنیا کے محروم افراد کی امداد اور معاونت کا مقصد لئے بہت سی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم اقوامِ متحدہ کے متعدد ادارے ہیں جو کہ دنیا سے غربت اور افلاس کے خاتمے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ اقوامِ متحدہ کو قائم ہوئے ساٹھ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور غریب ممالک بدستور پسماندہ اور محروم ہیں جبکہ ترقی یافتہ ممالک بدستور امیر اور طاقتور ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ بتاتا ہے کہ اس مستقل ناانصافی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دنیا یہ بات نہیں سمجھ سکی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کردہ یہ وسائل تمام انسانیت کے لئے سانجھے ہیں۔ آج ایسا نہیں ہے کہ صرف وہ لوگ مسائل کا شکار ہیں جو کم ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں بلکہ گذشتہ چند سالوں میں آنے والے مالی بحران کے باعث ترقی یافتہ ممالک کے افراد بھی متاثر ہوئے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ممالک نے اپنے وسیع تر ذرائع اور وسائل کا صحیح طریق پر استعمال نہیں کیا اور اپنی دولت کو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے اہم ضروریات پر خرچ کرنے کی بجائے غیر ضروری تعیش اور فضول خرچیوں پر بغیر سوچے سمجھے بہایا ہے۔ ہم اس کے نتائج یورپ میں دیکھ رہے ہیں کہ جہاں بعض ممالک جو دیگر یورپین ممالک کی طرح امیر نہ تھے لیکن انہوں نے اپنے امیر یورپین ہمسایہ ممالک کی نقل کرنے کی کوشش کی۔ محتاط راہ اختیار کرنے کی بجائے انہوں نے اپنے وسائل سے باہر نکل کر اپنی ایسی خواہشات پوری کرنے کی کوشش کی جن کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہ تھا اور اب اپنے اس عمل کے نتائج بھگت رہے ہیں۔

یورپین یونین کے دیگر ممبر ممالک نے ایک حد تک ان کی مدد کرنے کی کوشش تو کی لیکن اب وہ بھی سوال کرنے لگے ہیں اور سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آخر کب تک وہ کمزور ممالک کی مدد جاری رکھیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم دیکھتے ہیں کہ مسائل کی بنیادی وجوہات اور بڑھتی ہوئی رنجشیں دونوں اطراف سے ہی جنم لیتی ہیں۔ ایک طرف تو وہ مدد کی درخواست کرنے والے ممالک نے عجیب و غریب مطالبات کیے اور دوسری طرف نسبتاً امیر ممالک وسیع تر مفاد کے لئے ضرورت کے مطابق قربانی کو تیار نہ تھے۔ ان دونوں وجوہات کے باعث موجودہ حالات مزید خراب ہو گئے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: تاہم اسلام یہ نصیحت کرتا ہے کہ بہترین ماحول یعنی امن اور ہم آہنگی کا ماحول، صرف اس صورت قائم ہو سکتا ہے کہ جب دونوں فریق باہم مل کر وسیع تر مفاد کی خاطر کام کریں۔ غریب کو لازماً اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے اور مزید محنت کرنی چاہئے تاکہ وہ اپنے وسائل اور دولت سے فائدہ حاصل کر سکے اور دوسری طرف امیر کو اپنے بھائی بہنوں کی مدد کرنے کے لئے حقیقی قربانی کے جذبہ کا بخوشی اظہار کرنا چاہئے۔ انہیں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ان کی دولت اور وسائل سب اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔ لہٰذا یہ وسائل ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے لئے استعمال کئے جانے چاہئیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے بہترین اصول آج کی مسلم دنیا میں، جنہیں یہ تعلیمات دی گئی تھیں، اپنائے نہیں جارہے اور نہ ہی ان پر غیر مسلم دنیا میں عمل ہو رہا ہے، جو کہ لوگوں کے حقوق ادا کرنے کے بانگِ دہل دعوے کرتے ہیں۔ یقیناً ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہزاروں لاکھوں افراد ایسے ہیں جو بھوک اور غربت کا شکار ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت وسیع مضمون ہے اور میں نے اس وسیع مضمون کے صرف ایک حصہ کے ایک چھوٹے سے پہلو کو بیان کیا ہے۔ یقیناً یہ چیز دنیا کی ضرورت بن گئی ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ اب دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہو گئے تو وہ بے چینی جو پہلے ہی جنم لے چکی ہے وہ انتہائی خطرناک اور تباہ کن نتائج پر منتج ہوگی۔ تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی دونوں عالمی جنگوں کا بہت بڑا باعث معاشی صورتِ حال ہی تھی، جس سے یہ علاقہ بھی متاثر ہوا تھا جہاں آپ رہ رہے ہیں۔ اگر ایسے حالات پھر سے غالب آجائیں تو یہ کہنا انتہائی مشکل ہے کہ پھر کون محفوظ اور کون غیر محفوظ ہوگا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم امید کرتے ہیں کہ دنیا ہر قسم کی تباہی اور خطرہ سے محفوظ ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرتے ہوئے ہم صرف دعا ہی کر سکتے ہیں اور ہر ایک کو حقائق سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو کہ آنے والی نسلیں ہمیں مجرم سمجھیں اور حقارت کی نظر سے دیکھیں۔

اختتام سے قبل میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس پروگرام میں شامل ہونے کے لئے کوشش کی اور وقت نکالا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل کرے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 47 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو ملنے کا موقع عطا فرمایا۔ حضور انور سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے اور جملہ مہمانوں نے ایک قطار کی صورت میں حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ساتھ ساتھ مہمانوں سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ مہمانوں نے تصاویر بھی بنوائیں۔

(باقی آئندہ)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

نومبایع احباب وخواتین کے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت اور حضور انور سے ملاقات کے بعد اخلاص ومحبت سے پُر پاکیزہ جذبات۔

... بوزنیا، مالٹا، اسٹونیا، آئس لینڈ، لیتھوانیا، ہنگری، رشیا، تاجکستان اور قیرغیزستان سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقاتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کی محبتوں، شفقتوں اور دعاؤں سے فیضیاب ہونے والے افراد کی خلافت سے محبت اور اخلاص ووفا کے جذبات کا دلنشیں اور ایمان افروز اظہار۔

... اعلانات نکاح وخطبۂ نکاح۔ ... انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ ... تقریب آمین

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (قسط: دہم)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

30 جون بروز اتوار 2013

قسط: دوم

نومبائعین کے جذبات

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 67 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق سولہ مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

☆......**بیلجیم میں مقیم نائیجر کے باشندے Sani Bawa (سانی باوا) صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔** انہوں نے بتایا کہ میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ اتنے بڑے جلسہ میں مجھے شمولیت کا موقع ملا ہے اور میری یہ خواہش بھی تھی کہ خلیفہ وقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور جلسہ میں شمولیت کے ذریعہ میری یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔

کہتے ہیں کہ میں نے اس جلسہ میں آنے سے پہلے بیعت کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا۔ لیکن یہاں آکر میں نے جب دیکھا کہ لوگوں میں اپنے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے کتنی تڑپ ہے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لئے کتنی محبت ہے۔ تو اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اب میں بیعت کر کے اس جماعت میں داخل ہوجاؤں گا۔ چنانچہ اتوار کے روز میں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

☆......**ابوزیدی حسین صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے اور مذہباً مسلمان ہیں۔** بیلجیم سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ میں آنے سے قبل میں احمدی نہیں تھا لیکن جلسہ نے میری کایا پلٹ دی ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ سب کو اس جماعت میں شامل ہوجانا چاہئے۔ کیونکہ یہ جماعت اُسی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا۔

کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ بڑی عزت کا باعث ہے کہ میں جلسہ جرمنی میں شامل ہوا ہوں اور میں اسے اپنی بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ چنانچہ یہ دوست بھی اتوار کے روز ہونے والی بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئے۔

☆......**Zacariae Sebai صاحب مراکش کے ہیں۔** یہ بھی امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جب میں مراکش میں تھا تو میں نے کبھی بھی احمدیت کے بارے میں نہیں سنا تھا۔ لیکن بیلجیم آنے کے بعد میرے ایک مراکشی دوست محمد اوش صاحب نے قرآن واحادیث کی رو سے صداقت حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہت سے دلائل دیئے اور وفاتِ مسیح کا مسئلہ بھی مجھ پر واضح کر دیا ہے جس کے بعد مجھے کوئی شک نہیں رہا۔ کہتے ہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد برسلز مشن ہاؤس میں میری ملاقات منیر عودہ صاحب سے ہوئی۔ ان سے بھی احمدیت پر تفصیل سے بات ہوئی، جس کے بعد میں نے مزید غور کیا تو مجھے حقیقی سکون اور اطمینان حاصل ہوگیا اور میں اس جلسہ میں شامل ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ہاتھ پر دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔

☆......**بیلجیم سے ایک نائیجر دوست صالح یحییٰ بھی آئے تھے جو مذہباً مسلمان ہیں۔** کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور میں نے قرآنِ کریم بھی پڑھا ہے۔ میں بڑے غور وفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے افریقہ میں بہت سے علماء کی تقریریں سنی ہیں لیکن وہ اثر اور فائدہ جو مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی تقریریں سن کر ہوا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور میں نے اس جماعت کو بڑی قریب سے دیکھا ہے اور میں نے اس جلسہ پر احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

یہ صاحب بھی اتوار کے روز بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوگئے۔

☆......**Jamaoui Taowfik (جموعی توفیق صاحب) کا تعلق بھی مراکش سے ہے۔** یہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دوسرے تقلیدی مسلمانوں کی تفاسیر بھی پڑھی ہیں اور جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفاسیر بھی پڑھی ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اصل تفاسیر وہی ہیں جو حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کی لکھی ہوئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ وفاتِ مسیح کا مسئلہ، جنوں کا مسئلہ، نزولِ عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ کا مسئلہ، ان سب کا حل میں نے جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفاسیر میں ہی پایا اور میں نے ان تفاسیر کو علمی اور منطقی لحاظ سے کامل پایا۔ میں اس سلسلہ میں سترہ (17) سال تحقیق اور غور وفکر کرتا رہا۔ جب مجھے پورا اطمینان حاصل ہوگیا تو میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے احمدیت کی صداقت کے بارے میں بہت سی رؤیا دکھائی گئیں۔ کہتے ہیں کہ میں ایم ٹی اے العربیہ اور اس کی ٹیم کا بھی بہت شکر گزار ہوں کیونکہ علمی لحاظ سے میری بھرپور رہنمائی ہوئی تھی۔ بالآخر میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا۔ میری بیوی اور بچوں نے بھی بیعت کر لی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی جماعت ہے جو حق پر ہے اور یہی جماعت اللہ کے فضل سے حقیقی جہاد کر رہی ہے۔

☆......**ایوب صالح صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے اور مذہباً مسلمان ہیں،** نے بیلجیم سے جلسہ سالانہ جرمنی میں **شمولیت اختیار کی۔** کہتے ہیں کہ جب میں اٹلی میں رہتا تھا تو میں ہمیشہ دعا کیا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے سیدھے راستے پر قائم رکھے اور میں ہمیشہ اسلام کی بہت پابندی کرتا تھا، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ مجھے بیلجیم لے آیا۔ میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو ایم ٹی اے پر دیکھا تھا لیکن اس بارہ میں کوئی تحقیق وغیرہ نہیں کی تھی۔ بیلجیم آنے کے تین ماہ بعد میری ملاقات سیکرٹری تبلیغ بیلجیم سے ہوئی اور جماعت کا تعارف حاصل ہوا۔ مجھے وہ برسلز کی مسجد میں لے گئے اور وہاں دوسرے احمدیوں سے بھی ملوایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے نماز اور اسلام کا صحیح مزا وہیں پایا اور اس طرح جماعت میں دلچسپی روز بروز بڑھتی گئی۔ میں نے احمدیت کے بارے میں اپنے عزیزوں سے بات کی تو انہوں نے میری مخالفت کی کہ کیوں تم اپنا دین بدلنا چاہتے ہو۔ لیکن میں نے ان کو جواب دیا کہ تم مجھ سے کیسے گمان کر سکتے ہو کہ میں کوئی غلط راستہ اختیار کرلوں گا۔ کہتے ہیں کہ میں جیسے جیسے جماعت کے اطفال اور خدام سے ملا مجھے بہت سکون ملا اور ان سب میں اسلام کی حقیقی روح نظر آئی۔ پھر میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے نائیجر کے کچھ دوستوں سے بھی جماعت کے بارے میں بات کی اور ان کو بھی جماعت کا تعارف کروایا۔ کہتے ہیں کہ مجھے بڑی حیرانگی ہوئی اور خوشی بھی ہوئی کہ وہ سب میری بات سے متفق ہوگئے اور میرے ساتھ اس سال جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھی آئے۔ ہماری نائیجر سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد 14 تھی اور سب نے یہ ماحول دیکھ کر بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اتوار کے روز بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔

☆......**مُتاری عمر صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے اور جو مذہباً مسلمان ہیں،** کہتے ہیں کہ حیاتِ مسیح کے مسئلہ کو لے کر اکثر سوچا کرتا تھا کہ اگر کسی نبی نے زندہ رہنا ہوتا تو اس لحاظ سے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے، جو سب سے بہتر نبی تھے، انہیں زندہ رہنا چاہئے تھا، نہ کہ حضرت عیسیٰؑ کو۔ کہتے ہیں کہ ہمیں افریقہ میں یہی تعلیم دی جاتی تھی کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور وہی واپس آئیں گے۔ لیکن جب میں بیلجیم آیا اور میری ملاقات وہاں کے سیکرٹری تبلیغ سے ہوئی اور حیاتِ عیسیٰؑ کے حوالہ سے تفصیلی بات ہوئی تو اللہ کے فضل سے جلد ہی یہ مسئلہ میری سمجھ میں آگیا۔

کہتے ہیں کہ دنیا میں مسلمانوں کے جو حالات تھے مجھ سے دیکھے نہیں جاتے تھے اور میں اس فکر میں رہتا تھا کہ اسلام کیسے ترقی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت سے تعارف ہونے کے بعد مجھے خلافت اور اُس کی برکات کا مسئلہ جلد ہی سمجھ آگیا۔ میں اس جماعت کو پا کر جس کا ایک امام اور ایک خلیفہ ہے بہت خوش ہوا، کیونکہ اسلام نے تب تک ہی ترقی کی جب تک ان میں خلافت رہی۔ کہتے ہیں کہ مجھے اس جماعت میں سب سے اچھی جو بات لگی وہ یہ ہے کہ جماعت ہمیشہ جو بھی بات پیش کرتی ہے اُس بات کی تائید میں ہمیشہ قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتی ہے۔

جلسہ کے آخری دن یہ صاحب بھی بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

☆......**Logho Piergho (لوغو پیغُوں) بیلجیم کے مقامی دوست ہیں۔** یہ بھی جلسہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی باہمی اخوت، پیار ومحبت اور انسانیت کی خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ Humanity First سے تعارف تھا۔ میں دو سال سے جماعت کی تعلیم پر ریسرچ کر رہا تھا۔ میں مسلمان بھی تھا لیکن اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ میں نے ایک روز خواب میں اذان کی آواز سُنی۔ تو میں نے سوچا کہ مجھے نماز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ یعنی اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ آج جب میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا مہمانوں سے خطاب سُنا تو اس نے میرے اندر تبدیلی پیدا کر دی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوجاؤں گا۔ چنانچہ میں نے اتوار کے روز بیعت کرلی۔ جب میں نے خلیفۃ المسیح کا دیدار کیا تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ کسی نور نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔

یکم جولائی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق صبح دس بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

بوزنیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

سب سے قبل بوزنیا (Bosnia) سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بوزنیا سے بیس افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ سلسلہ بوزنیا سے دریافت فرمایا کہ امسال کتنی بیعتیں ہوئی ہیں۔جس پر عرض کیا گیا کہ اس جلسہ پر دو افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا پورے سال میں صرف دو بیعتیں۔آپ کا ایک ہزار بیعت کا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔حضور انور نے سسٹر فہریہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو بوزنیا جا کر وقتاً فوقتاً قیام کرنا چاہئے۔ان کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔سسٹر فہریہ بوزنین احمدی خاتون ہیں اور بہت اخلاص اور وفا کے ساتھ کام کرنے والی ہیں۔لندن میں مقیم ہیں اور MTA پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور دیگر پروگراموں کے بوزنین زبان میں تراجم کرتی ہیں اور بہت سی جماعتی کتب کے تراجم کرنے اور ان کی نظر ثانی کرنے کی بھی توفیق پا رہی ہیں۔

❁... بوزنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ اس سے پہلے مجھے تجربہ نہیں تھا کہ ایسا عظیم جلسہ ہوسکتا ہے۔میں حیران ہوں کہ کس طرح اتنا عظیم الشان جلسہ کا انتظام ہوسکتا ہے۔ ہر چیز بڑی منظم ہے اور ہر انتظام بڑا اعلیٰ ہے۔کوئی خرابی نہیں ہے۔

❁... حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک احمدی دوست کمال صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ پر روانہ ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ میں نے گزشتہ جلسہ سے لے کر اس جلسہ تک اپنے اندر کتنی تبدیلی پیدا کی ہے۔بعض چیزوں میں اصلاح کی ہے اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں اصلاح کرنی ہے اور کوشش کر کے ان کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔موصوف نے اپنی روحانیت میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی۔اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

موصوف نے عرض کیا کہ میں نے ایک نظم لکھی ہے مجھے پڑھنے کی اجازت دیجئے۔چنانچہ انہوں نے حضور انور کی اجازت سے بوزنین زبان میں نظم پڑھی۔جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

بوزنین نظم کا اردو ترجمہ

جب سے میں حضور کو دیکھتا ہوں اور حضور سے ملا ہوں تو میرے لئے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ آپ خدا کی طرف سے مامور ہیں۔

تمام عالم اسلام کے لئے یہ بڑا ہی آسان اور واضح پیغام ہے کہ اب تمام عالم اسلام کے لئے خدا کا ایک خلیفہ موجود ہے۔

حضور کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا ہے اور حضور کی ہر نظر ایک کشش اور تاثیر رکھتی ہے۔

حضور اپنے الفاظ میں دولت بانٹتے ہیں اور یہ دولت لینے کے قابل ہے جو چاہے آئے اور یہ دولت لے۔

حضور سے ملاقات سب سے بڑی خوشی کی بات ہے۔اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی خوشی نہیں ہے۔

حضور سے ملاقات ایک نعمت عظمیٰ ہے جو بھی حضور سے ملے اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ یہ ملاقات کبھی ختم نہ ہو۔

میں حضور کے لئے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ حضور کی مدد کرے اور خدا آپ کو لمبی صحت والی عمر دے۔

مَیں حضور سے محبت کرتا ہوں اور حضور کے ساتھ ہوں۔

دوسرے لوگوں کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ احمدیت میں آجاؤ یہی سب سے اچھی دولت ہے۔

کمال صاحب کی اہلیہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ چند دن قبل میری والدہ کی وفات ہوئی ہے۔ لیکن جلسہ میں شامل ہونے اور حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔حضور انور نے موصوفہ کی والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

❁... ایک دوست Samayou SB نے عرض کیا کہ میں احمدی ہوں اور جماعت میں اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے سب سے زیادہ کمزور پاتا ہوں۔ پس میرے لئے دعا کریں کیونکہ جلسہ کا اثر مجھ پر دیرپا نہیں ہوتا۔اس پر حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں مَیں خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں۔اس لئے جلسہ میں بار بار آنا چاہئے تاکہ آپ کے اندر تبدیلی پیدا ہو۔دعا اور استغفار کرتے رہا کریں۔

❁... بعدازاں ایک دوست نذیر صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ دس سال سے جماعت میں ہوں اور پہلی دفعہ جلسہ میں حاضر ہوا ہوں۔تمام انتظامات اور پروگرام بہت اچھے تھے۔اگرچہ میں پہلے بھی جلسہ MTA پر دیکھتا تھا لیکن اب خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور ایک خاص لذّت محسوس کر رہا ہوں۔

❁... ایک بچی جو اپنے والدین کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد جب بات کرنے لگی تو رو پڑی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور بات نہ کرسکی۔اس پر حضور انور نے فرمایا یہ بہت جذباتی ہیں۔

ایک بوزنین احمدی دوست ندیم صاحب نے بتایا کہ میں ایک عرصہ سے جماعت کے ساتھ تعلق میں ہوں اور جب بوزنیا میں آتا ہوں تو جماعتی سینٹر میں رہ کر ایمانی حرارت محسوس کرتا ہوں لیکن جب اپنے وطن سربیا واپس جاتا ہوں تو پھر مسلمانوں کی آپس میں خانہ جنگی اور تفرقہ دیکھ کر دل بے اختیار جماعتی نظام اور پیغام کی طرف مائل ہوتا ہے اور خاص طور پر احمدیت کی طرف کشش کا باعث حضور انور کی بابرکت شخصیت ہے اور جلسہ میں آکر اس ماحول کو دیکھ کر میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں اب احمدیت میں شامل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ یہ دوست جلسہ کے تیسرے روز بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ملاقات میں اس دوست نے حضور اقدس سے کہا کہ میرے شہر Noviparah میں چونکہ کوئی احمدی نہیں ہے اس لئے وہاں جانے کے بعد مجھے ایک قسم کی احمدی معاشرہ کی کمی محسوس ہوگی۔اس پر حضور انور نے اس نومبایع سے فرمایا کہ آپ وہاں تبلیغ کریں اور پھر آہستہ آہستہ لوگوں کو احمدی بنائیں۔

❁... بوزنیا سے آنے والے ایک اور دوست Admir صاحب نے عرض کیا کہ جماعت سے تعارف حاصل ہونے سے قبل وہ ہر قسم کے گناہ اور بدکاری میں گرفتار تھے۔لیکن یہاں جلسہ میں آکر انہیں دلی اطمینان ہوا اور اب وہ ایک پاک زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں اور جلسہ میں شامل ہونے کے بعد یہ جلسہ کا ماحول دیکھ کر اور خصوصاً حضور اقدس کی شخصیت سے ایک حیرت انگیز تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔لہٰذا انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہی جماعت ہے جو صحیح اسلامی تعلیم پر قائم ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی جلسہ کے آخری دن اجتماعی بیعت کے موقع پر بیعت کرلی۔

❁... بعدازاں ایک خاتون جو جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہوئی تھیں۔اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔جلسہ بہت اچھا لگا۔ہم نے حضور انور کے تمام خطابات سنے ہیں۔حضور انور کی باتوں نے ہمارے دل پر بہت اثر کیا ہے۔

❁... ایک احمدی دوست نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں حضور سے محبت کرتا ہوں اور جلسہ پر آیا ہوں۔حضور انور کے تمام خطابات سنے ہیں۔ان خطابات نے میری ایمانی قوّت کو بڑھا دیا ہے۔موصوف نے کہا میرے ذاتی مسائل ہیں۔میرے لئے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اللہ مشکلات دور فرمائے۔

❁... ایک نوجوان نومبایع نے عرض کیا کہ جب میں بوزنیا میں مسجد میں آتا ہوں تو میرا ایمان زیادہ ہوجاتا ہے اور جب واپس سربیا جاتا ہوں تو اس میں کمی آجاتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے، اپنے علاقے میں بھی جماعت قائم کریں اور احمدی بنائیں۔

❁... بعدازاں سسٹر فہریہ نے عرض کیا کہ آج کل بوزنیا کے حالات سیاسی اور معاشی لحاظ سے بہت خراب ہو رہے ہیں۔حضور ہمارے لئے دعا کریں کہ بوزنیا کے حالات اچھے ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ ہر جگہ دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں۔کم ترقی یافتہ ممالک کے حالات زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لیڈرشپ کو عقل دے۔

❁... اس کے بعد ایک طالبعلم Emina Hajibulich نے عرض کیا Sarajevo یونیورسٹی سے انگریزی میں B.A. کر رہی ہوں۔میرا ایک سوال ہے کہ بوزنیا کے سیاسی و معاشی حالات اتنے زیادہ خراب ہیں تو کیا اس صورتحال میں ہم بوزنیا سے کسی اور ملک میں چلے جائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کی جو مشکلات ہیں، ان میں آپ وہاں رہیں اور ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔اگر آپ لوگ ملک چھوڑ گئے تو پھر یہ خلاء کون پُر کرے گا اور اس صورتحال کا مقابلہ کون کرے گا۔آپ لوگوں کو ملک میں رہ کر، ملک کی بہتری اور بھلائی کے لئے کام کرتے ہوئے ذمّہ دار اور دانشور لوگوں کے خلاء کو پُر کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔ بوزنیا کو برکت دے اور بوزنیا کے ہر شہری کو برکت دے۔

❁... آخر پر ایک زیر تبلیغ دوست اسد صاحب نے عرض کیا کہ میں ایک لمبے عرصہ سے جماعت کے ساتھ رابطہ میں ہوں اور میرے والد بھی احمدی تھے۔ میرا جماعت کے ساتھ بہت اچھا تعلق قائم ہوچکا ہے۔ اس دوران مبلغ سلسلہ بوزنیا نے ان کا مزید تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ ان کے والد صاحب مرحوم ذکر کیا کرتے تھے کہ جب وہ چھوٹے تھے تو کسی عالم نے ان کو کہا تھا کہ جب مسلمانوں میں اتحاد ختم ہوجائے گا اور ہر طرف سے مسلمانوں کو شکست ہوگی تب اس دور میں امام مہدی کا ظہور ہوگا اور اس کی جماعت کا پیغام اس ملک میں بھی پہنچے گا اور مولوی اس کی سخت مخالفت کریں گے۔لیکن آخرکار یہ جماعت ہی غالب آئے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ۔ نیز فرمایا کہ یہ باتیں تو اسد صاحب کے لئے نشان ہیں اب تو ان کو احمدیت قبول کر لینی چاہئے۔حضور انور نے فرمایا: جیسے والد صاحب نے کہا تھا ویسے ہی حالات ہوگئے ہیں اور اب تو ماننے کے سوا کوئی گنجائش نہیں رہی۔

آخر پر اس وفد نے عرض کیا کہ حضور! ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم خدا سے راضی ہوں اور خدا ہمارے ساتھ راضی ہو۔اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کو ایمان و اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بوزنیا کے پہلے وقف نو بوزنین بچے عزیزم شعیب حاجی بولیچ کو ازراہ شفقت اپنے پاس بلایا اور تحفہ عطا فرمایا۔اس کے بعد تمام مرد احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور وفد کے تمام ممبران نے مختلف گروپس اور فیملیز کی صورت میں اپنے آقا کے ساتھ باری باری تصاویر بنوائیں۔

بوزنیا کے وفد کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

گیارہ بجکر بیس منٹ پر ملک مالٹا (Malta) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

❁... وفد کے ایک ممبر مارک مونتے بیلو (Mark Montebello) صاحب نے بتایا کہ وہ ایک عیسائی پادری ہیں اور یونیورسٹی آف مالٹا میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔اس کے علاوہ مقامی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں اور مالٹا میں

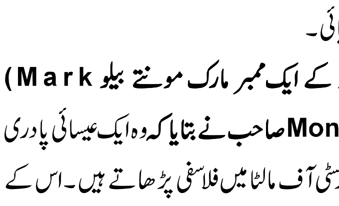
Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

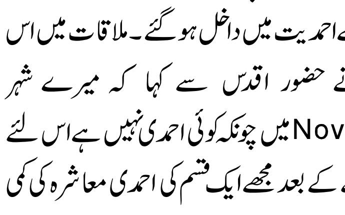
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ایک نقاد پادری کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں پر بھی آزادانہ رائے پیش کرتے رہتے ہیں اور چرچ کی بعض پالیسیوں سے اختلاف بھی رکھتے ہیں اور ان کا اظہار بھی میڈیا وغیرہ پر کرتے رہتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ جلسہ سے بہت متاثر ہوا ہوں اور جلسہ پر آنے سے پہلے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''اسلام اور عصر حاضر کے مسائل'' (Islam's Respons to Contemporary issues) کا مطالعہ بھی کیا۔ جلسہ پر بھی میں نے ''مسیح ہندوستان میں'' اور "Christanity - a journey from Facts to Fiction" مطالعہ کے لئے حاصل کیں اور اس کا مطالعہ بھی کیا۔

انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ میں شمولیت سے ہمارے جماعت سے متعلق مثبت تاثرات میں مزید اضافہ ہوا ہے اور اب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت امن پسند جماعت ہے اور جماعت کے امام (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی امن کے قیام کے لئے خدمات قابل قدر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مالٹا میں مسلمانوں کی ایک مسجد ہے اور اس کے امام 35 سال سے مالٹا میں رہ رہے ہیں لیکن اگر ان کی جگہ پر کوئی نیا امام مقرر ہو تو ہمیں خطرہ ہوگا کہ وہ کہیں امن کے خلاف اور مالٹا کے خلاف کوئی اقدامات کرسکتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ سے ہمیں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا اور ہمیں یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمیشہ امن وسلامتی کی بات ہوگی اور ہمیشہ مالٹا کے مفاد میں بات ہوگی اور ہمیں جماعت احمدیہ سے کوئی threat محسوس نہیں ہوتا۔

جلسہ کے دوران انہوں نے جماعتی بک سٹال، ہیومینٹی فرسٹ کا سٹال اور بازار بھی دیکھا۔ بازار میں انہوں نے پوچھا کہ اس انگوٹھی پر کیا لکھا ہوا ہے؟ جب مبلغ سلسلہ نے انہیں بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے اور پھر اس کا مطلب اور اس الہام کا پس منظر بھی بیان کیا تو انہوں نے وہاں سے الیس اللّٰہ بکاف عبدہ کی ایک انگوٹھی خرید لی اور پھر بار بار اسے دیکھتے اور اس کا ترجمہ پڑھتے اور کہتے واہ کیا ہی خوبصورت عبارت ہے، بہت عظمتوں والے کلمات ہیں۔

یہ جب حضور انور سے ملاقات کے لئے آرہے تھے تو بڑے پریشان اور بے چین تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ایک خاص رعب ان پر تھا۔ بار بار ادھر ادھر پھر رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ کیا ملاقات ہونی ہے۔ تاہم جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرکے باہر آئے تو وہ بڑے خوش اور مطمئن تھے اور کہنے لگے اب میں relax ہوں اور حضور انور سے ملاقات کرکے بڑا مزہ آیا، آپ یقینا ایک نہایت عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔

... مالٹا سے آنے والے دوسرے مہمان مائیکل گریک (Michael Grech) صاحب تھے۔ مائیکل گریک صاحب یونیورسٹی آف مالٹا اور جونیئر کالج میں فلاسفی کے لیکچرار ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مالٹا کے مشہور انگریزی اخبار دی ٹائمز میں آرٹیکلز بھی لکھتے ہیں۔

یہ بھی جلسہ پر آکر بہت خوش تھے۔ باوجودیکہ مالٹا ایک رومن کیتھولک ملک ہے اور لوگ اپنے نظریات اور اعتقادات میں بہت سخت ہیں اور دوسرے مذاہب حتیٰ کہ عیسائیت کے بعض دوسرے فرقوں کے بارے میں بھی سخت خیالات رکھتے ہیں۔ مگر جلسہ سالانہ پر آنے کے بعد ان کے خیالات میں ایک نہایت مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک جگہ پر جمع ہونا اور لوگوں کے جلسہ گاہ کے ساتھ منسلکہ بڑے ہال میں قیام کرنا اور بعضوں کا خیمہ جات میں قیام کرنا ایک نہایت خوشکن تجربہ ہے اور اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے کہ کس طرح لوگ جلسہ سے استفادہ کرنے کے لئے تین دن کے لئے یہاں پر قیام کرتے ہیں۔

ایک دن کھانے کے موقع پر کہنے لگے جب مختلف مذاہب اور اعتقادات کے لوگ ایک جگہ پر اکٹھے کھانا کھاسکتے ہیں تو اجتماعی مفاد کے لئے ایک جگہ پر جمع بھی ہوا جاسکتا ہے۔ نیز احمدی احباب کا یہ طرزِ عمل اس بات کا شاہد ہے کہ ہمیں احمدیوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ کیا ایک ہی جگہ پر اتنی محبت سے کھانا کھانے والے دوسرے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اور جماعت احمدیہ اس محبت واخوت کا عملی اظہار کرتی ہے۔

کہنے لگے وطن سے محبت اور اس سے وفاداری سے متعلق آپ کے قول وفعل کے بعد میری خواہش ہے کہ آپ کو مالٹا کا 'قومی اعزاز' دیا جائے۔ کہنے لگے آپ تو بہت سارے مالٹی لوگوں سے بھی زیادہ patriotic ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے دوران اس بات کا ذکر ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ حب الوطن مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے موقع پر ان دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ مختلف موضوعات پر بات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ مالٹا کے اخبارات میں مضامین اور اسلام سے متعلق مبلغ سلسلہ کے لیکچرز سے آپ اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف ہونگے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام ایک نہایت امن پسند مذہب ہے اور دہشتگردی اور قتل و غارت گری سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مہمانوں نے حضور انور سے استفسار کیا کہ حضور کبھی مالٹا آئے ہیں؟ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک آیا تو نہیں مگر میری خواہش ہے کہ مالٹا بھی ضرور آؤں۔ پھر حضور انور نے پوچھا کہ مالٹا کا کونسا موسم اچھا ہے؟ تو مہمانوں نے بتایا کہ مالٹا کا موسم معتدل رہتا ہے گرمیوں میں درجہ حرارت 37 ڈگری تک چلا جاتا ہے تاہم فروری سے اپریل کا موسم نہایت معتدل اور خوشگوار ہوتا ہے۔

مہمانوں نے حضور انور سے شام اور اسرائیل کے حوالہ سے بھی سوالات کئے۔ اور یہ بھی کہ ویٹیکن کے ساتھ جماعت کے کیسے تعلقات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی باقاعدہ آفیشل تعلق اور روابط تو نہیں ہیں تاہم کچھ عرصہ قبل میں نے مختلف ممالک کے سربراہان کو دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے خطوط لکھے تھے۔ سعودی عرب کے بادشاہ، اسرائیل کے صدر، برطانوی وزیراعظم، امریکہ کے صدر، کینیڈا کے وزیر اعظم، فرانس کے وزیراعظم، جرمنی کے چانسلر، ایران کے صدر، چائنا کے صدر سب کو یہ خطوط ملے ہیں۔ جواب کم کی طرف سے آیا ہے۔ اوبامہ کی طرف سے پیغام ملا تھا کہ اس کا جواب دینا بڑا مشکل لگ رہا ہے۔ اسی طرح گزشتہ پوپ بینیڈکٹ کو بھی خط لکھا تھا کہ وہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچانے کیلئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں تاکہ دنیا اس تباہی سے بچ سکے۔ مگر اس خط کا کوئی جواب انہوں نے نہیں دیا یہاں تک کہ اس کو acknowledge ہی نہیں کیا۔ جبکہ یہ خط ہماری جماعت کے ایک ملک کے امیر نے ان کے ہاتھ میں دیا تھا۔ جس پر دونوں مہمان کہنے لگے یہ تو درست نہیں ہے جواب تو دینا چاہئے تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسائیت مذاہب میں ایک بڑا ریلیجس گروپ ہے اور اپنا ایک انٹرنیشنل لیڈر رکھتا ہے جو کہ پوپ ہے۔ پوپ مسیح کے خلیفوں کی طرح ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مہمانوں سے فرمایا کہ ہماری جماعت کا اصل تعارف مالٹا میں تب ہوگا جب ہماری مسجد بنے گی۔ معلوم نہیں مالٹا میں لوگ اس معاملہ میں کتنا کھلا ذہن رکھتے ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے تو اس کا خیر مقدم ہونا چاہئے تاہم سیاسی طور پر اس کا کیا ردعمل سامنے آتا ہے اس سے متعلق کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ مالٹا میں نئی حکومت ہے اور وہ تنگ نظر نہیں رکھتی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ امید ہے کہ حکومت اس معاملہ پر تعاون کرسکتی ہے۔

مالٹا سے آئے ہوئے مہمان اپنے ساتھ مالٹا کے نقشہ پر مشتمل ایک تحفہ بھی لائے تھے جو انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

دونوں مہمان جلسہ کے حسن انتظام، جماعت کی مہمان نوازی، محبت وبھائی چارہ کے ماحول اور کارکنان کے بے لوث خدمت کے جذبے سے بہت متاثر ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں ہمارے کنونشن میں 31 ہزار سے زائد لوگ بغیر کسی مشکل کے ایک چھت کے نیچے تھے۔ لیکن یوکے میں جو جلسہ ہوتا ہے وہاں بھی قریباً اتنی ہی تعداد ہوتی ہے۔ لیکن وہاں کوئی تعمیر شدہ ہال نہیں ہوتا۔ جماعت کی اپنی زمین ہے۔ بغیر تعمیر کے ایک وسیع و عریض قطعہ زمین ہے۔ وہاں ہم ایک عارضی شہر بساتے ہیں اور عارضی انتظام کرتے ہیں۔ تین دن کیلئے ایک village بناتے ہیں۔ 30 ہزار لوگ وہاں بھی آتے ہیں جن کو عارضی مارکیز، شامیانوں اور خیموں کے ذریعہ تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ آپ وہاں آئیں تو آپ ایک نیا تجربہ دیکھیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں مہمانوں کو اپنی کتاب World Crisis and Pathway to Peace بھی عطا فرمائی جس پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس کتاب پر کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کتب پر مختصر پیغام اور اپنے دستخط فرمائے۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔

اسٹونیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد 11 بجکر 55 منٹ پر ملک اسٹونیا (Estonia) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

... وفد کے ایک ممبر رائنر کین (Rainer Kiin) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ایک عظیم تقریب تھی۔ اتنے لوگ اور کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا بلکہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگوں نے اس تقریب میں شامل ہوکر اس جلسہ کو کامیاب بنایا۔ تمام افراد نے مل کر ایک دوستانہ ماحول بنادیا تھا اور پورے جلسہ کا ماحول دل گرما دینے والا تھا۔ ہمارے لئے یہ جلسہ آنکھیں کھول دینے والا تھا۔ جو کچھ اسلام کے بارے میں ہم سنتے آئے ہیں یہاں اسلام کو اس سے بالکل مختلف پایا۔ کھانا جو پیش کیا گیا وہ نہایت عمدہ تھا اور کھانے کو پیش کرنے کا انداز بھی بہت خوب تھا۔ پورے جلسہ کے دوران ہمارے ساتھ نہایت عزت کا سلوک کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ دوستانہ ماحول اور باہمی محبت و پیار احمدیوں کے کردار کا حصہ ہے اور یہی کردار ہم ساری دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں کہ آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں۔ امن اور صلح سے رہیں۔ دوسروں کے حقوق نہ چھینیں بلکہ دوسروں کو ان کے حقوق دیں۔

... وفد کی ایک خاتون ممبر (Tairi Tuuliki) صاحبہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے بارہ میں میرے خیالات بہت اچھے اور مثبت ہیں۔ یہ میرے لئے یقینا ایک نہایت اچھا اور نیا تجربہ تھا اور کسی حد تک جذباتی بھی۔ ہر ایک انتظام نہایت عمدہ اور سلیقہ سے کیا گیا تھا۔ حفاظتی انتظامات بھی اچھے تھے۔ مستورات کی جلسہ گاہ میں ہر ایک نے نہایت پیار محبت اور اپنائیت کے ساتھ گلے لگایا۔ میں عموماً اس سلوک کی عادی نہیں تھی۔ اس لئے یہ سب میرے لئے بالکل نیا تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم سنی۔ اس کا بہت مزہ آیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت میں ردھم (rhythm) ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ میں ردھم (rhythm) ہے۔ تو اس وجہ سے انسان اپنے دل میں اس کا اثر محسوس کرتا ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران اپنے اندر ایک عاجزی کی کیفیت محسوس کرتی رہی۔ حضور کی شخصیت نہایت دوستانہ اور عظیم تھی۔ اسی وجہ سے آپ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

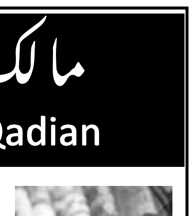

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

کے ساتھ ملاقات کا تجربہ بہت خوشگوار رہا۔ اس جلسہ سے بہت سی خوشگوار یادیں لے کر میں اپنے ملک واپس جارہی ہوں اور اس بات پر آپ کی ممنون ہوں کہ مجھے جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا۔

وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسٹونیا آنے کی دعوت دی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

قرآن کریم اور دیگر کتب کی نمائش کا ذکر ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نمائش میں مختلف زبانوں کی بہت سی کتب تھیں۔ اب آئندہ سالوں میں آپ اسٹونیا زبان کی کتب بھی دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **مبلغ اسٹونیا کو ہدایت فرمائی کہ کتب کے اسٹونین زبان میں تراجم کروائیں۔ قرآن کریم کا بھی ترجمہ کریں جو نوٹس کے ساتھ ہو۔ نوٹس سے مضمون سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ترجمہ ہو چکا ہے تو نوٹس کے ساتھ دوبارہ کروائیں۔ قرآن کریم کے الفاظ کے معانی اگر صحیح طرح نہ سمجھے جائیں تو معانی بدل جاتے ہیں۔** یہی وجہ ہے کہ بعض مسلم سکالرز صحیح طور پر قرآن کریم کا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ دوسرے معانی لے کر غلط پیغام لے لیتے ہیں۔ جو عربی زبان جانتا ہے اور اسٹونین زبان جانتا ہے وہ اچھا ترجمہ کرسکتا ہے یا دونوں زبانوں کے ماہر آپس میں مل کر کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اسٹونیا میں جو پڑھے لکھے لوگ ہیں ان سب کو وہاں World Crisis and Pathway to Peace کتاب دیں۔

وفد نے بتایا کہ یورپین پارلیمنٹ میں جو پارلیمنٹ اور فرینڈز گروپ میں شامل ہیں ان میں اسٹونیا کے بھی ایک ممبر ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے۔ ان سے میری ملاقات ہو چکی ہے۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا تھا کہ اسٹونیا میں احمدیہ مسجد بنے گی۔

حضور انور نے مبلغ اسٹونیا کو ہدایت فرمائی کہ یہاں لوگوں کو وقفِ عارضی پر جانا چاہئے۔ رخصتوں میں جامعہ جرمنی کے بعض طلباء کو بھی وقفِ عارضی پر بھجوانا چاہئے۔

❁ **... سرگئی چرکن (Serei Churkin) صاحب بھی اس وفد کا حصہ تھے۔** انہوں نے بتایا کہ ان کا جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ دوسرا موقع ہے۔ اس دفعہ بھی جلسہ سے بہت سی خوشگوار یادیں لے کر جا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ میں پڑھی جانے والی مسحور کن نظموں نے ایک روحانی سماں باندھ دیا تھا۔ خاص طور پر قرآن مجید کی تلاوت دل میں جوش پیدا کرنے والی تھی۔ اسی طرح نمازوں اور دعاؤں کا یہ انداز کہ ہزاروں لوگوں کی ایک ساتھ اس میں شمولیت ایک منفرد ماحول پیدا کرتی تھی۔ جلسہ انتظامی لحاظ سے بہت اعلیٰ تھا۔ رہائش اور کھانے کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ ہم کارکنان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے یہ سب ممکن بنایا۔ حضور کے ساتھ ملاقات مسحور کن اور بہت حوصلہ افزا تھی۔ خاص طور پر جب حضور نے بالٹک ممالک کیلئے ارشاد فرمایا کہ ان ممالک کیلئے آپ ایک خاص پروگرام کے تحت جامعہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کو ان ممالک میں رہنے والوں لوگوں کی اصلاح اور تربیت کیلئے بھیجتے رہیں گے تاکہ ان کا اسلام اور احمدیت کے ساتھ رابطہ بڑھے۔

ملاقات کے آخر پر مبلغ سلسلہ اسٹونیا نے عرض کیا کہ یہ سب احباب ملاقات سے قبل ڈر رہے تھے کہ معلوم نہیں کیا ہوگا۔ کس طرح ملاقات ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ہوتا ہے۔ قدرتی بات ہے۔ ایک دوسرے سے مل کر خیالات کا تبادلہ کر کے بات واضح ہوتی ہے۔ ہم تو دوستی رکھنے والے اور دوستی نبھانے والے لوگ ہیں۔ آپ نے یہاں دیکھ بھی لیا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ہم اسٹونیا میں مسجد بنائیں گے تو لوگ جانیں گے کہ صحیح اسلام کیا ہے۔ اب تو وہ لوگ اس اسلام کو جانتے ہیں جو دوسروں نے پیش کیا ہوا ہے۔ غلط تعلیمات پیش کی ہوئی ہیں اور جو اسلام پیش کیا جارہا ہے اس میں ویسٹرن انٹریسٹ بھی شامل ہے۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اسٹونیا کے وفد کی یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

آئس لینڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد بارہ بج کر بیس منٹ پر ملک آئس لینڈ (Ice Land) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آئس لینڈ سے تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

وفد میں آنے والے **ایک زیر تبلیغ مہمان Gunnar Jonnson صاحب نے بتایا** کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت منظم تھا۔ بہت زیادہ لوگ تھے۔ 31337 حاضری تھی۔ سبھی لوگ بہت خوش تھے۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ راستوں پر کوئی گند نہیں تھا۔ ہر جگہ صفائی تھی۔ کوئی پولیس مَین بھی نہیں تھا، ہر طرف امن اور سکون تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں آج تک جو بڑے اجتماعات دیکھے ہیں ان میں یہ سب سے زیادہ اچھا اور منظم تھا۔

صدر جماعت آئس لینڈ ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب نے بتایا کہ اس دوست نے گیارہ پارے ناظرہ پڑھ لئے ہیں۔ یہ روزانہ پہلے تین مرتبہ کلمہ پڑھتے ہیں پھر قرآن کریم ناظرہ اور پھر اس کا ترجمہ پڑھتے ہیں اور پھر درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہ ان کو زبانی یاد ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذہین آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جب بات کرتا ہے تو الہام کے ذریعہ، خواب کے ذریعہ پیغام ملتا ہے۔ آپ تو احمدیت کی سچائی کے بارہ میں خوابیں بھی دیکھ چکے ہیں۔

تیسری جنگ عظیم اور امن کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ مالٹا سے آنے والے وفد میں ایک کیتھولک پادری بھی آئے تھے ان سے بات ہو رہی تھی کہ میں نے مختلف ممالک کے صدران اور سربراہان اعظم کو خطوط لکھے تھے اور پوپ کو بھی خط لکھا تھا کہ امن کے قیام کے حوالہ سے اپنا رول ادا کریں۔ لیکن پوپ نے خط کا جواب نہیں دیا اور acknowledge بھی نہیں کیا تو اس پر وہ پادری بڑا حیران ہوا تھا کہ یہ کس طرح ہوا ہے کہ کوئی جواب ہی نہیں دیا یہ تو عام اخلاق ہیں، کم از کم acknowledge تو ہونی چاہئے تھی۔

صدر صاحب آئس لینڈ نے عرض کیا کہ اس زیر تبلیغ دوست نے اپنے گھر میں نماز با جماعت کے لئے ایک کمرہ دیا ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا میری یہ دعا ہے کہ آئس لینڈ کے باشندے سچائی کو پہچانیں اور خدا پر یقین رکھیں اور جو لوگ اسلام کی سچّائی پر یقین رکھتے ہیں میری دعا ہے کہ وہ جلد اس جگہ کو بھر دیں جو نماز کے لئے دی گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ملک کا کانسٹی ٹیوشن مذہب کو آزادی دیتا ہے لیکن بعض ملک ایسے ہیں کہ وہ اس کا احترام نہیں کرتے جیسا کہ پاکستان میں ہے۔

آخر پر حضور انور نے موصوف مہمان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو یہاں دوسری دفعہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ آپ تو ہمارے مشنری کی طرح ہیں۔ مہمان نے حضور انور کو آئس لینڈ آنے کی دعوت دی اور کہا کہ حضور وہاں ہمارے ٹاؤن میں آئیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ وہاں جلد آؤں۔ مہمان نے عرض کیا کہ جب حضور انور وہاں آئیں گے تو ہم حضور کا بھرپور استقبال کریں گے۔

آئس لینڈ سے آنے والے وفد کی حضور انور سے یہ ملاقات بارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ مبلغ سلسلہ آئس لینڈ مکرم منصور احمد ملک صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔

لیتھوانیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک لیتھوانیا (Lithuania) سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کرنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

❁ **... لیتھوانیا سے جرمن زبان کے ایک استاد کارل ہائینز آئے تھے۔ موصوف نے بتایا** کہ وہ چار سال سے لیتھوانیا میں ہیں اور وہاں پڑھا رہے ہیں۔ جلسہ کے بارہ میں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متأثر ہوا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کا اتنا تفصیلی اور اچھا تعارف ہوا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ جلسہ سے قبل اسلام کے بارہ میں میرے منفی خیالات تھے جو کہ مکمل طور پر بدل گئے ہیں۔ میں نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ مذاہب کے مابین بہت ساری باتیں مشترک ہیں مثلاً خدا کا تصوّر، خدا کی رحمتیں وغیرہ۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اچھا لگا ہے۔ مجھے لوگوں کی طرف سے بہت ہی محبت ملی، ہر طرف پیار ہی پیار تھا۔ خدا ہی خدا تھا۔ بھائی چارا تھا۔

موصوف نے عرض کیا کہ ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ لوگ تالیاں نہیں مارتے بلکہ نعرے لگاتے ہیں۔ لوگ بہت تعاون کرنے والے اور مدد کرنے والے ہیں۔ بار بار پوچھتے تھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ حضور انور سے ملنا میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ حضور انور بہت دوستانہ اور نہایت اعلیٰ طبیعت اور کھلے ذہن کے مالک اور ہنس مکھ ہیں۔ میرے ذہن میں ایک الجھن تھی کہ لوگ تالیوں کی بجائے نعرے کیوں لگا رہے ہیں۔ اِس الجھن کا نہایت تسلّی بخش جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ تالیاں خوشی کے اظہار کے لئے ضرور ہیں مگر نعروں میں خوشی کا اظہار بھی ہے اور خدا کی حمد و ثنا بھی بیان کی جاتی ہے۔

زبان کے حوالہ سے بات ہوئی تو موصوف نے عرض کیا کہ لیتھوانین زبان کا انڈین سنسکرت زبان سے ملاپ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارا عقیدہ ہے کہ سب زبانیں عربی زبان سے نکلی ہیں اور ان کا رُوٹ عربی میں جاتا ہے۔

لیتھوانیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بجے تک جاری رہی۔

ہنگری کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک ہنگری (hungary) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ہنگری سے امسال 10 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کیلئے آیا تھا۔

❁ **... وفد کے ایک ممبر Suresh Chaudhary صاحب تھے۔** موصوف "PanoramaVilagklubIndia Tarsklub" کے سربراہ ہیں اور بزنس کرتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصہ سے ہنگری میں مقیم تھے۔ چند سال قبل ہنگری کے معاشی حالات خراب ہونے پر واپس بھارت چلے گئے۔ پھر دنیا کے دیگر ممالک بشمول امریکہ سے پھرتے پھراتے واپس ہنگری آگئے۔ بھارتی شہریوں کی ایک سوسائٹی واقع بداپسٹ ہنگری کے سرگرم رکن تھے۔ اب سربراہ بنا دیئے گئے ہیں۔ ایک احمدی دوست کے توسط سے ان سے رابطہ ہوا اور امسال جلسہ پر آنے کا موقع ملا۔

موصوف نے بتایا کہ میں نے بڑی دلچسپی سے سارے پروگرام دیکھے۔ خصوصاً حضور انور کے خطابات بڑے شوق سے سنے۔ حضور انور کی شخصیت سے خاص متأثر ہوا ہوں۔ دن کو جلسہ میں شامل ہوتا اور رات کو ہوٹل واپس جا کر انٹرنیٹ پر جماعت کے متعلق مواد تلاش کر کے پڑھتا رہتا۔ انڈیا میں اپنے رشتہ داروں کو ساری روئیداد بتاتا رہتا کہ جلسہ میں کیا کیا دیکھا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

موصوف نے کہا کہ اتنے بڑے منظم، پُرامن مسلم اجتماع میں شرکت کا پہلا موقع تھا جو میرے لئے خاص متأثر کن تھا۔ خاص کر یورپین مختلف اقوام کا ایک چھت کے نیچے مل بیٹھ کر بڑے دوستانہ ماحول بلکہ ایک فیملی کے ماحول میں مختلف پروگراموں میں حصہ لینا میرے لئے خاص کر حیران کُن امر تھا۔ جماعت کی مہمان نوازی نے بہت اثر کیا۔ جلسہ گاہ میں بچوں کا پانی پلانا میرے لئے دل کو چھو لینے والا لمحہ تھا۔

احمدیوں کی حضور سے محبت نے بھی خاص اثر کیا۔ کہنے لگے جو پرانے لوگوں کی باتیں ہیں کہ وہ بہت بڑے ریفارم کر گئے ۔آپ لوگ وہی عظیم مقصد حاصل کررہے ہیں۔ حضور انور حقیقتاً ایک بہت بڑے ریفارمر ہیں۔

موصوف نے کہا میرے لئے یہاں کی حسین یادیں ایک سرمایہ ہیں۔ میں اپنے عزیزوں اور ملنے والوں کو یہاں کی باتیں ضرور بتاؤں گا۔ بلکہ بہت کچھ تو میں انڈیا میں اپنے عزیزوں کو بتا بھی چکا ہوں۔ ہنگری میں اگر کوئی اسلام کے بارے میں کہے گا تو میں بتاؤں گا کہ صرف میڈیا کی باتوں پر نہ جاؤ میں خود سب کچھ دیکھ آیا ہوں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے سچا اسلام دیکھا ہے اور محبت پیار اور بھائی چارا دیکھا ہے۔ ایک بالکل اور ہی ماحول تھا۔

حضور انور نے دورانِ ملاقات فرمایا کہ یہ وہی سچا اسلام ہے جو ہم دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ آپ نے جو دیکھا ہے اس کو آگے بھی پھیلائیں۔ پچاس سے زائد قوموں کے لوگ اس جلسہ میں شامل تھے۔ سب ایک ہی رنگ میں رنگین تھے۔

❁... **وفد کی ایک خاتون ممبر Dorottya Milkos صاحبہ** نے بتایا کہ اُس نے رشیا سے ماسٹرز کی ڈگری کرنے کے بعد ہنگری اپنے وطن میں ٹیچر کے طور پر کام کا آغاز کیا مگر اساتذہ کے کم مشاہرے اور دوسرے مسائل کے باعث انٹرنیشنل کمپنی DHL میں Co-ordinator کے طور پر کام شروع کیا۔ اپنی مادری زبان ہنگرین کے علاوہ رشین اور انگریزی پر بھی عبور رکھتی ہیں۔ جلسہ پر جانے سے سخت گھبرا رہی تھیں۔ والدین اور بھائی نے بھی جانے کی سخت مخالفت کی۔ بڑی مشکل سے ایک سہیلی کے ہمراہ جانے پر راضی ہوئی۔ چنانچہ اپنی دوست کے ساتھ آنے کا پروگرام بنایا۔ عین وقت پر اسی دوست نے معذرت کرلی۔ یہ لمحہ میرے لئے خاصا پریشان کن تھا۔ بہرحال خدا کے فضل سے Dorottya Milkos صاحبہ ثابت قدم رہیں اور جلسہ پر آگئیں۔ کہنے لگیں کہ جلسہ کے دوسرے دن لجنہ کی مارکی میں حضور کا خطاب سننے کے لئے گئی تو وہاں دیکھا کہ سب بہنوں کی طرح پیش آرہی تھیں۔ ہر ایک محبت و پیار سے مل رہا ہے۔

موصوفہ حضور انور سے ملاقات کیلئے ہنگری سے ہاتھ کا بنا ہوا ایک souvenir ساتھ لے کر آئی تھیں۔ نیز جلسہ کے لئے ایک سکارف اور قدرے لمبی قمیص بھی خریدی اور السلام علیکم کہنے کی مشق بھی کی۔

دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ کو یقین تھا کہ مجھ سے ملاقات ہوگی؟ کہنے لگیں کہ مجھے یقین تھا۔ اسی لئے یہ تحفہ آپ کے لئے لے کر آئی ہوں۔

حضور انور سے کہنے لگیں کہ میڈیا پر اسلام کے بارہ میں جو کچھ بتایا جاتا ہے یہ سب کچھ اس سے بالکل مختلف ہے۔ اور اسلام کی ایک واضح خوبصورت تصویر دکھانے پر میں آپ سب کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے بہت سے سوالات تھے جن کے جوابات مجھے اس جلسہ میں مل گئے ہیں۔ یہ جلسہ میرے لئے ایک روحانی تجربہ تھا اور بہت زیادہ آرگنائزڈ تھا۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے اسلام کی صحیح تصویر دیکھی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کی غلط فہمیاں جلسہ نے دور کردی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کا کردار ہر جگہ ایک جیسا ہے۔ خواہ وہ یورپین ہوں، پاکستانی ہوں، انڈین، افریقن یا پھر امریکن ہوں ہر جگہ ایک ہی کردار اور behaviour ہے۔ یہاں جلسہ کے موقع پر پچاس سے زائد nationalities کے لوگ موجود تھے۔ سب کا کردار ایک جیسا تھا۔ یہ سب اسلام کی اُس سچی تعلیم کی وجہ سے ہے جو کمیونٹی کے ممبران کو دی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کو پکا اور باعمل احمدی بنائے۔ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کریں۔ قرآن کریم پڑھیں۔ اگر عربی ٹیکسٹ پڑھنا نہیں آتا تو عربی ٹیکسٹ (text) پڑھنا سیکھیں اور فی الحال ترجمہ پڑھیں اور اس کے معانی سمجھیں۔ ترجمہ کا جو بھی ورشن (version) موجود ہے وہ پڑھیں۔ اگر سمجھ نہ آئے تو اپنے مبلغ سے پوچھیں۔ بعض دفعہ جو دوسرے تراجم ہیں ان میں الفاظ کا ترجمہ پوری طرح صحیح حق ادا نہیں کرتا اور بعض دفعہ ترجمہ الفاظ کے اصل اور حقیقی معنوں سے ہٹ کر ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **مبلغ سلسلہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کا ترجمہ مکمل ہوچکا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اسے جلدی مکمل کریں۔**

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں ہنگیرین زبان میں تراجم اب جلد کرنے پڑیں گے۔

وفد کے ایک ممبر Kiss Nandor صاحب تھے جو ہنگری کے دارالحکومت بداپسٹ کے قریب واقع ایک چھوٹے شہر Godollo میں قائم ایک یونیورسٹی میں ٹیکنیکل انجینئرنگ کے طالب علم ہیں۔ دو سال قبل ان کے بڑے بھائی Kiss Zoltan صاحب جلسہ پر آئے تھے۔

ہنگری کے مبلغ سلسلہ مکرم عطاء الوحید صاحب نے بتایا کہ احمدیت اور جلسہ کے بارہ میں موصوف نے اپنے بڑے بھائی سے سن رکھا تھا اور خواہش بھی رکھتے تھے کہ خود دیکھیں۔ امسال خاکسار نے ان کو دعوت دی تو بخوشی چلنے کے لئے تیار ہوگئے۔

❁... موصوف نے بتایا کہ وہ جلسے کے اکثر پروگراموں میں شامل ہوئے اور حضور انور کے خطابات خاص اہتمام سے سنے۔ اسلام کے بارہ میں تفصیلی تعارف حاصل ہوا۔ جلسہ کی مہمان نوازی سے بہت خوش ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جلسہ کا ماحول انتہائی غیر معمولی ماحول تھا۔ جلسہ کے انتظام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

❁... **وفد کے ایک ممبر Mirgray Adam صاحب تھے** جو ہنگری اور سربیا کے بارڈر پر واقع ایک شہر Szeged جو کہ دارالحکومت سے تقریباً دوسو کلومیٹر دور ہے، کے رہائشی ہیں۔ چند سال قبل یہ مسلمان ہوگئے۔ ہمارے ایک احمدی دوست سلیمان صاحب آف موریطانیہ کے توسط سے ان سے رابطہ قائم ہوا۔ جب ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا تو جماعت کو قریب سے دیکھنے کے اشتیاق میں جلسہ کی دعوت قبول کرلی اور جلسہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آئے۔

موصوف نے بتایا کہ میں جلسہ کے کافی پروگراموں میں شامل ہوا ہوں۔ مجھ پر حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے پروگراموں کا گہرا اثر ہوا ہے۔

مبلغ سلسلہ نے ان کے بارہ میں بتایا کہ جلسہ کے دوسرے ہی دن جماعت میں شمولیت کے بارہ میں دریافت کرنے لگے ۔ خاکسار نے ان کو بنیادی ضروری معلومات دیں۔ نیز شرائط بیعت اور خلافت کی اطاعت کے بارہ میں بتایا۔ نیز ان کو بیعت فارم مہیا کیا۔ جلسہ کے تیسرے دن بہت شدت سے بیعت فارم قبول کرنے پر اصرار کرتے رہے۔

کہتے ہیں کہ خاکسار کو علم نہیں تھا کہ آج مردوں کے ہال میں حضور انور نومبایعین سے بیعت لینے والے ہیں۔ جس وقت آدام صاحب بیعت کا کہہ رہے تھے اس وقت مین ہال میں تقریب بیعت کی تیاریاں ہورہی تھیں۔ مہمانوں کے کھانے کے ہال میں کسی نے ذکر کیا کہ بیعت کے لئے چلیں۔ بس پھر تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔ کہنے لگے میں دل سے احمدی ہوں۔

الحمدللہ جلسہ کے تیسرے دن بیعت کر کے سلسلہ حقہ اسلامیہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

ملاقات کے دوران جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ احمدی کیوں ہوئے ہیں؟ یا کیا چیز دیکھ کر احمدی ہوئے ہیں تو کہنے لگے کہ جب میں نے جلسہ میں جماعت کو دیکھا اور جمعہ پڑھا تو میرے دل نے کہا کہ مجھے یہاں ہونا چاہئے اور بس پھر میں نہ رک سکا۔ میرے پاس بیان کرنے کے لئے مزید الفاظ نہیں ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے ان پر کپکپی کی کیفیت طاری تھی۔

❁... **وفد کے ایک اور ممبر Shon Daniel صاحب تھے**۔ موصوف Migray Adam صاحب کے عزیز ہیں۔ یہ بھی ہنگری اور سربیا کے بارڈر پر واقع شہر Szeged کے رہائشی ہیں۔ چند سال قبل انہوں نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ جب ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا تو جماعت کو قریب سے دیکھنے کے اشتیاق میں جلسہ میں شمولیت کے لئے آگئے۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے جلسہ کے تیسرے دن بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ الحمدللہ

حضور انور نے جب ان سے احمدیت کو قبول کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو کہنے لگے کہ چند سال قبل ایک دوست کے ساتھ مسلمانوں کے ایک نماز سینٹر میں بجلی کا کام ملا۔ کچھ عرصہ مسلمانوں کے قریب رہنے کی وجہ سے اسلام سے مانوس ہوا اور سُنّی مسلمان ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد جب دل کو سکون نہ ملا اور مسلمانوں کے اماموں کا رویہ دیکھا تو خاصّہ دلبرداشتہ ہوا۔ مگر سمجھ نہ آئی کہ اس کا کیا حل ہے؟ جماعت سے جلسہ میں تعارف کے بعد حقیقی اخوت اور آپس کے پیار محبت کے تعلق نے اثر کیا اور جماعت میں شمولیت اختیار کرلی اور کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جس کی تلاش میں میں مسلمان ہوا تھا۔ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ اتنے زیادہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ بہت اچھا تجربہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں نومبایعین سے فرمایا کہ اب جو پیغام آپ کو ملا ہے اس کو خود بھی سیکھیں۔ جو بھی ہنگرین ترجمۃ القرآن مارکیٹ میں دستیاب ہے اس سے استفادہ کریں۔ براہِ راست عربی پڑھنی بھی سیکھیں اور ترجمہ بھی پڑھیں اور جس جگہ سمجھ نہ آئے اپنے مبلغ سے پوچھیں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ **ہنگرین زبان میں لٹریچر مہیا کرنے کے کام کو تیز کریں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف بیعت کرلی اور جا کر بھول گئے تو یہ کافی نہیں۔ اپنے علم میں اضافہ کریں اور جو آپ نے دیکھا ہے اس کو جا کر اور لوگوں کو بھی بتائیں۔ تبھی بیعت کی حقیقی غرض پوری ہوگی۔

❁... ہنگری سے آنے والے ایک احمدی نوجوان احمد عمر صاحب نے بتایا کہ ہنگری میں لمبا عرصہ کے بعد کیس پاس ہوا ہے اور پہلا سفر جلسہ میں شمولیت کی نیک غرض سے کیا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب وہیں رہیں اور جماعت بنائیں۔ اگر ملک چھوڑنا ہے اور کہیں اور جانا ہے تو دس بیعتیں کروا کر جائیں۔

اس پر موصوف نے کہا کہ میں ہنگری کے معاشی حالات کی وجہ سے تنگ آکر جرمنی جا کر بسنے کا ارادہ کرچکا تھا۔ اب حضور انور کے ارشاد کے بعد ساری پلاننگ ختم۔ اب تو فاقے بھی کرنے پڑے تب بھی ہنگری نہیں چھوڑوں گا۔

ایک اور احمدی نوجوان بھی ہنگری سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آئے اور اس وفد کے ممبر تھے۔

ہنگری کے اس وفد کی حضور انور سے یہ ملاقات ایک بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ باری باری تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ (جاری)

(الفضل انٹرنیشنل ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۳ء)

اخبار بدر سے متعلق اپنی آراء adrqadian@rediffmail.com پر بھی feedback کرسکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

شادی خانہ آبادی

خاکسار کے بیٹے عزیز انصر احمد عارف کی شادی خانہ آبادی عزیزہ سلمہ مبشر بنت مکرم شہزادہ قمر الدین مبشر صاحب آف سکاٹ لینڈ (گلاسگو) سے مورخہ ۷ مئی ۲۰۱۳ء کو سکاٹ لینڈ (گلاسگو) میں عمل میں آئی قبل ازیں موصوف کا نکاح مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ہوا تھا۔ عزیز محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم قادیان کا پوتا اور محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل درویش مرحوم قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰۰ روپے۔

(طاہر احمد عارف صدر جماعت احمدیہ پونا، مہاراشٹر)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صافووالا: ۱۵ر ستمبر ۲۰۱۳ء: محترم گیانی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد محترم سید کلیم الدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں ۱۲۵۰ افراد نے شمولیت اختیار کی۔

تربیتی اجلاس: جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر میں لجنہ اماء اللہ کی جانب سے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان اجلاسات کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد عنایت اللہ منڈاشی ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد شمالی ہند)

چھتوپھلوریہ گوپال گنج بہار ۱۸ر ستمبر ۲۰۱۳ء: بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم حسین انصاری صاحب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبولؐ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح ماہ ستمبر ۲۰۱۳ء میں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات نے اپنے اپنے اجتماعات منعقد کیے۔ اللہ تعالیٰ ان تقاریب کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔
(شیخ ادریس معلم سلسلہ)

تقریب آمین

رشی نگر: ۱۰ ستمبر ۲۰۱۳ء: جامع مسجد میں ۱۴ بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم محمد شفیع واعظ صاحب نے خطاب کیا جس کے بعد بچوں کی تقریب آمین عمل میں آئی۔ خاکسار کے صدارتی خطاب اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پزیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن کریم کی تعلیمات کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ریاض احمد رضوان۔ رشی نگر)

اعلان دُعا

❁۔ خاکسار کے اہل وعیال کی دینی ودنیاوی ترقیات بڑی لڑکی امۃ المبارک اور اس کا بیٹا نہال احمد بیمار ہے کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (غلام حمید الدین فلک نما۔ حیدر آباد)

❁۔ خاکسار کی اہلیہ اُمید سے ہیں نیک صالح نرینہ اولاد عطاء ہونے نیز اہلیہ کی صحت وسلامتی اور جملہ افراد خاندان کی صحت وسلامتی درازی عمر کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
(راجہ مومن خان معلم سلسلہ کرناٹک)

❁۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ۱۹ر جولائی ۲۰۱۳ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عبید احمد تجویز فرمایا ہے۔
ماں اور بچہ دونوں کی کامل شفایابی اور صحت وتندرستی نیز دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (کے بشیر احمد طاہر تیاپوری معلم سرکل گولگیرہ)

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
180030102131

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ پس تبلیغ کی کوشش اور اس کے لئے دعا کو بڑھائیں۔ کوشش بھی بڑھنی چاہئے اور دعا کی طرف توجہ بھی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد جلد چھوٹی پڑ جائے اور مزید مسجدیں بنتی چلی جائیں۔ یہ مسجد اس علاقے میں آپ کی انتہا نہیں ہے بلکہ یہ پہلا قدم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ مسجد سے اسلام کا تعارف ہوتا ہے اور توجہ پیدا ہوتی ہے اسلام کی طرف لوگوں کی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مقامی لوگوں میں جلد سے جلد اس طرف توجہ پیدا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ اُمید ہے کہ ہوگی۔ دنیا میں جہاں بھی ہماری مساجد بنی ہیں، اسلام کا تعارف کئی گنا بڑھا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی، پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ اس تعارف کی وجہ سے آپ کی طرف، اردگرد کے لوگوں کی نظر پہلے سے زیادہ گہری پڑے گی۔ آپ جو پاکستان سے آئے ہیں، اس لئے کہ وہاں آزادی سے مسجدوں میں عبادت نہیں کر سکتے تھے، اس لئے آئے ہیں کہ آزادی سے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، احمدی مسلمان ہونے کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ پس یہاں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے بنیں کہ لوگوں کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔ آپ کا یہاں یعنی اکثریت کا کسی خوبی کی وجہ سے آنا نہیں ہوا بلکہ جیسا کہ میں نے کہا، احمدیت کی پاکستان میں مخالفت کی وجہ سے ہے۔ پس اپنی نسلوں کو بھی یہ احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اُس وقت ادا ہوگا، جب ہم مسجد کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے اور پھر تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں گے۔ آج بھی کوئی نہ کوئی مقدمہ پاکستان میں اسی طرح ہر روز بنتا رہتا ہے۔ اور بڑے مضحکہ خیز مقدمے بنتے ہیں۔ ابھی کل پرسوں کی ڈاک میں مَیں دیکھ رہا تھا۔ ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی، ایک گاؤں میں، دو آدمیوں کی طرف سے، کہ مجھے ایک منارۃ اور ایک گنبد نظر آیا، میں قریب گیا تو پتا لگا یہ مسجد تو قادیانیوں کی ہے۔ میرے جذبات مجروح ہوگئے شروع اس طرح کیا جس طرح کوئی مسافر ہے۔ پھر میں چار دن اس تلاش میں رہا کہ کون شخص ہے یہ مسجد بنانے والا۔ پھر پتا لگا آٹھ آدمی یہاں رہتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں، اُن کو میں نے سمجھایا کہ منارۃ گرادو، گنبد گرادو، لیکن وہ نہیں مانے اور میرے جذبات مجروح ہوگئے ہیں اس لئے مقدمہ درج کیا جائے۔ تو یہ حالات ہیں پاکستان میں، اب تو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ تو ایسے حالات میں وہاں لوگ رہ رہے ہیں اور آپ میں سے بعض بھی ایسے حالات میں رہتے ہوئے آئے ہیں یہاں۔ پس ان حالات کو بھول نہ جائیں، یاد رکھیں اور اپنی مسجدوں کے حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو مسجدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

محرم میں کثرت سے درود پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ:

”محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں۔ سفر میں حضر میں جب توفیق ملے، جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجا کریں“۔ (الفضل 29رجون 1999ء)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 7 Nov 2013 Issue No.45

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

اے بنی آدم ہر مسجد میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو اور مومن کی زینت اُس کا تقویٰ کا لباس ہے

کوئنز لینڈ سٹیٹ آسٹریلیا کی پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح، ایک ہزار سے زائد نمازیوں کی نماز پڑھنے کی گنجائش

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/اکتوبر 2013 بمقام کوئنز لینڈ سٹیٹ آسٹریلیا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت مع ترجمہ فرمائی۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ۔ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ○ (الأعراف: ۳۰۔۳۲)

تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو۔ اور دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت یعنی لباسِ تقوی ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناوہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آسٹریلیا کے احمدیوں کو اس شہر میں توفیق دی کہ یہاں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔ پندرہ سال پہلے آپ نے یہ جگہ خریدی تھی تقریباً۔ اس پر مشن ہاؤس اور ایک ہال بھی بنایا جس میں آپ نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ پھر جب 2006ء میں پہلی دفعہ میں آیا ہوں تو ان عمارتوں کے ہونے کے باوجود وہ رونق مجھے نہیں لگتی تھی جو اب باقاعدہ مسجد بننے سے نظر آتی ہے۔

جب میں یہاں 2006ء میں آیا تھا تو کہا تھا کہ نماز سینٹر اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن مسجد بھی یہاں باقاعدہ مسجد کی شکل میں تعمیر ہونی چاہئے۔ مختلف روکوں کے بعد آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آٹھ نو مہینوں کی کوششوں کے بعد کونسل کی طرف سے اجازت مل گئی اور یوں کوئنز لینڈ سٹیٹ میں جماعت احمدیہ کی باقاعدہ پہلی مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا جو دسمبر 2012ء کے بعد شروع ہوا اور آج آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبصورت مسجد ہے۔ اس مسجد کی تعمیر پر اور پہلی عمارتوں کی درستی وغیرہ پر جو اعداد و شمار میرے پاس آئے ہیں، اُس کے مطابق ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افرادِ جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانی، یہ محبت و اخلاص کی روح، یہ اطاعت کے نمونے ایک احمدی کے اندر کسی وقتی جذبہ کے تحت نہیں ہوتے نہ ہونے چاہئیں، بلکہ ہمیشہ جاری رہنے والے نمونے اور جذبے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور پھر اپنے اندر ہی جاری رکھنے والے جذبے نہیں ہیں بلکہ اپنی اولادوں اور نسلوں کو منتقل کرتے چلے جانے والے جذبے ہیں۔ اور یہی ایک احمدی کی، حقیقی احمدی کی روح ہے اور ہونی چاہئے۔ اور یہ جذبے اُسی وقت جاری رہ سکتے ہیں، جب ہم خدا تعالیٰ کے حکموں پر توجہ دینے والے ہوں۔ جب ہم اپنے خدا سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں، جب ہم مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں، جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان میں سے بعض حکموں کو آج میں آپ کے سامنے رکھوں گا تاکہ ہم اور ہماری نسلیں یہ حق ادا کرتی چلی جانے والی بن جائیں، یہ جو آیات شروع میں مَیں نے تلاوت کی ہیں، سورۃ اعراف کی آیات 30 اور 32 ہیں اور مسجد سے متعلق ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ایک مؤمن سے بعض توقعات رکھی ہیں بلکہ مؤمنین کو نصیحت کی ہے کہ مسجد سے منسلک ہونے والے اور حقیقی عبادت گزار ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ان پر پڑے گی۔

پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے اور انصاف ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی، جو گھر ہے، اس سے شروع ہو کر بین الاقوامی معاملات تک قائم ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے قائم ہونے سے دنیا کا امن و سکون ہر سطح پر قائم ہوسکتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں دنیا میں فتنہ وفساد پیدا ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے۔ پھر انصاف صرف معاشرتی معاملات میں نہیں اور بندوں کے ساتھ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا حق ادا کرنا، یہ بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

سیدنا حضور انور نے اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پس وہ مسلمان جس کے نزدیک نمازوں کی بڑی اہمیت ہے، عبادت کی بڑی اہمیت ہے، وہ اس تلاش میں بھی ہمیشہ رہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بھی انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے والا بنوں اور ایک احمدی اس حکمت کی بات کو سب سے زیادہ سمجھ سکتا ہے اور جانتا ہے۔ کیونکہ اُس نے زمانے کے امام کو قبول کیا ہے، زمانے کے امام کی بیعت میں آیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ سکے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکے، تاکہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچان سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ نوعِ انسان پر شفقت اور اُس کی ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ پس وہ خوبصورت تعلیم ہے جو جہاں انصاف کے تقاضے پورے کرتی ہے، وہاں خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلاتی ہے۔ اور جب انسان مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حق خالص ہو کر ادا کرنے کے لئے مسجد میں جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آ جاتا ہے۔ پھر عبادت کا حقیقی لطف بھی حاصل ہوتا ہے۔

سیدنا حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک احمدی کے سپرد وہ امانت ہے جو ادا کرنے کا خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس نے عہد کیا ہے اور وہ ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ اگر اس امانت کی حفاظت اور اس کی ادائیگی ہم کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری عبادتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی رہیں گی۔ دعاؤں کی قبولیت کے نشان ہم دیکھنے والے ہوں گے، انشاء اللہ۔ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تلاش میں اُٹھنے والا ہوگا۔ ہمارا مسجد میں آنا خالصۃً للہ ہوگا۔ مسجد کے بننے پر اس بات پر راضی نہ ہو جائیں کہ ہم نے مسجد بنا لی۔ اب مسجد بننے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسجد میں اُس کی زینت کے ساتھ جاؤ۔ جس کا حسن تقویٰ سے نکھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کئے جا رہے ہوں۔ جب اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش ہو، جب اپنی نمازوں کی بھی حفاظت ہو، جب مسجد کے تقدس کا بھی خیال ہو۔ بہت سے لوگ جو دعا کے لئے کہتے ہیں۔ خود اُن کی دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ جب بھی میں نے اُن سے پوچھا یا پوچھتا ہوں کہ تم خود بھی پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہو؟ تو ٹال مٹول والا جواب ہوتا ہے۔ یہ جو تصور ہے کہ دعا کے لئے کہہ دو اور خود کچھ نہ کرو، یہ بالکل غلط تصور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ نیا زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا ہے اور یہ مقصد اُس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک مرد عورت، جوان اور بوڑھا تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی امانتوں کا حق ادا کرنے والا نہ بنے۔ اپنے عہد کو پورا کرنے والا نہ بنے۔ اگر مجھے دعا کے لئے کہا ہے تو خود بھی تو دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ خود بھی تو نمازوں کی طرف توجہ کریں۔

یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے بڑی خوبصورت ہے، باہر سے بھی منارہ ہے، گنبد ہے، بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ مسجد کا جو مسقّف حصہ ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑا ہے۔ اور پرانا ہال اس کو بھی رینوویٹ کر کے بڑا خوبصورت بنا دیا ہے۔ اور یہ دونوں ہال ملا کے اب یہاں تقریباً ایک ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن اس وقت آپ شاید میرا خیال ہے پانچ چھ سو کی تعداد میں ہوں گے، یہاں اور اس لحاظ سے بہت گنجائش موجود ہے۔ اور آپ کو یہ مسجد شاید بڑی لگ رہی ہو۔ بہر حال میری دعا ہے کہ یہ تعداد بڑھے اور مقامی لوگوں سے یہ مسجد بھر جائے اور تھوڑی پڑ جائے۔ لیکن ہماری حقیقی خوشی اُس وقت ہو گی، جب پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے نہیں بلکہ مقامی باشندوں سے یہ مسجد بھرے اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ لیکن یہ خواہش اور یہ کام تبلیغ کے

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان